أربعون حديثا في فضائل الصبر والشكر

قال رسول الله ﷺ: نضر الله امرأ سمع منا شيئا فبلغه كما سمعه

71

اربعین احکام صبر و شکر

www.KitaboSunnat.com

تالیف: ابو حمزہ عبد الخالق صدیقی

ترتیب، تخریج واضافہ: حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ: فضیلۃ الشیخ عبد اللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

انصار السنہ پبلیکیشنز لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب...عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ

71

سلسلة اربعينات الحديث النبوي

أَرْبَعُونَ حَدِيثًا

فِي فَضَائِلِ الصَّبْرِ وَالشُّكْرِ

اربعین

احکام صبر و شکر

تألیف:

ابو حمزہ عبد الخالق صدیقی

ترتیب، تخریج واضافہ:

حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ

شیخ الحدیث عبد اللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

انصار السنہ پبلیکیشنز لاہور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق انصار السنة پبلیکیشنز (رجسٹرڈ) محفوظ ہیں

نام کتاب: اربعینِ احکام صبر وشکر

تألیف: ابو حمزہ عبدالخالق صدیقی

ترتیب، تخریج واضافہ: حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ: شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

اہتمام: محمد رمضان محمدی، محمد سلیم جلالی

ناشر: ابو مومن منصور احمد

اسلامی اکادمی، الفضل مارکیٹ، 17-اردو بازار لاہور فون: 042-37357587

Dar-us-Salam

486 ATLANTIC AVE, BROOKLYN, NY 11217

TEL(718) 625-5925 FAX:(718) 625-1511

E-Mail: darussalamny@hotmail.com

Web Site: www.darussalamny.com

Email:akmian311@gmail.com

Web Site: www.assunnah.live

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

- تقریظ 5
- صبر و شکر کی فضیلت 14
- محسن کا شکریہ ادا کرنے کی اہمیت 15
- بڑے صبر کا بڑا اجر 16
- اولاد فوت ہونے پر صبر کرنے کی فضیلت 17
- اللہ تعالیٰ کی حمد اور شکر ادا کرنے کا ثواب 18
- سجود کے ذریعے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا 19
- اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بندہ بننے کی ترغیب 19
- مصائب و مشکلات میں صبر کا اچھا اجر 20
- عورت کے صبر کا پھل 21
- ثواب کی نیت سے صبر کرنے کا بیان 22
- صبر روشنی ہے 23
- صبر کی توفیق 24
- آپ ﷺ کے وصال کے موقع پر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا صبر 26
- صبر کر کے اللہ سے ثواب کی امید رکھنے کا بیان 27
- فوت ہونے والے بچے کے والدین کو صبر کی تلقین کرنے کا بیان 28
- صبر اختیار کرنے کی اہمیت 35
- غصے کی مذمت کا بیان 36

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- طاعون کی بیماری میں صبر کرنے کا بیان 37
- غم اور تکلیف میں صبر کرنے پر گناہوں کی معافی 38
- لوگوں کے ظلم وستم پر صبر کرنا 39
- سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے صبر کا بیان 40
- صبر ورضا کا مظاہرہ کرنے والے کے لیے اللہ کی رضا کا بیان 42
- غصے کے وقت اپنے نفس پر قابو رکھنے کا بیان 42
- کسی کے ناروا سلوک پر صبر کرنا 44
- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو صبر کرنے کی وصیت 44
- شکر گزار مال دار کی فضیلت 45
- مل جل کر رہنے کی ایذا رسانی پر صبر کرنے کا بیان 46
- اللہ عزوجل کا صبر وتحمل 46
- لوگوں کا شکریہ ادا کرنے کا بیان 47
- اللہ تعالیٰ سے صبر کی توفیق مانگنے کا بیان 47
- اللہ تعالیٰ کا سب سے زیادہ شکر ادا کرنے کا بیان 50
- ثواب کی نیت سے صبر کرنے کا بیان 51
- کھانے پینے کے بعد اللہ کا شکر ادا کرنے کا بیان 51
- صحیح معنوں میں شکریہ ادا کرنے کا بیان 52
- فہرست احادیث نبویہ 54
- مراجع ومصادر 56

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ الَّذِیْ أَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ مُحَمَّدًا ﷺ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا، وَّدَاعِیًا إِلَی اللّٰہِ بِإِذْنِہٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا، بَعَثَهٗ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ، وَمُعَلِّمًا لِّلْأُمِّیِّیْنَ، بِلِسَانٍ عَرَبِیٍّ مُّبِیْنٍ، فَقَالَ سُبْحَانَهٗ -وَهُوَ أَصْدَقُ الْقَائِلِیْنَ - ﴿هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَكِّیْهِمْ وَ یُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۗ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۙ۝۲﴾ [الجمعة : 2]۔ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحَابَتِہٖ أَجْمَعِیْنَ، وَتَابِعِیْهِمْ وَمَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ۔ أَمَّا بَعْدُ!

عہد قدیم کے عرب جو دین ابراہیمی کے حامل تھے، وہ شرک و بت پرستی میں بہت آگے نکلے ہوئے تھے اور اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر انہوں نے بہت سے معبود تجویز کر لیے تھے اور یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ یہ خود ساختہ معبود کائنات کے نظم و انتظام میں اللہ کے ساتھ شریک ہیں اور نفع و نقصان پہنچاتے ہیں، زندہ رکھنے اور مارنے کی ذاتی صلاحیت و قدرت کے مالک ہیں۔ چنانچہ پوری عرب قوم بتوں کی پرستش میں ڈوب چکی تھی، ہر قبیلہ اور علاقہ کا علیحدہ علیحدہ معبود تھا، بلکہ یہ کہنا صحیح ہوگا کہ ہر گھر صنم خانہ تھا۔ حتیٰ کہ خود کعبۃ اللہ کے اندر اور اس کے صحن میں تین سو ساٹھ بت تھے، اس لیے وہ لوگ ایک نبی مرسل کے ذریعہ ہدایت و راہنمائی کے شدید محتاج تھے۔ اس وقت اللہ نے ان پر کرم کیا اور آخر الزمان پیغمبر جناب محمد ﷺ کو مبعوث فرمایا:

﴿هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَكِّیْهِمْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۗ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝۲﴾

[الجمعة : 2]

''اُسی نے اَن پڑھ لوگوں میں انھی میں سے ایک رسول بھیجا ہے، جو انہیں اس کی آیتیں پڑھ کر سناتے ہیں، اور انہیں (کفر و شرک کی آلائشوں سے) پاک کرتے ہیں، اور انہیں قرآن وسنت کی تعلیم دیتے ہیں، بے شک وہ لوگ اُن کی بعثت سے قبل صریح گمراہی میں مبتلا تھے۔''

سورۃ الشوریٰ میں ارشاد فرمایا:

﴿وَ اِنَّكَ لَتَهْدِيْۤ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝۵۲﴾ [الشوری: 52]

''(اے میرے نبی!) آپ یقیناً لوگوں کو سیدھی راہ دکھاتے ہیں۔''

رسول اللہ ﷺ نے منصب رسالت کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے ہر ہر پیغام الٰہی جس پیغام کے پہنچانے کا آپ کو مکلف ٹھہرایا گیا تھا اسے پوری ذمہ داری سے پہنچا دیا، اس میں کوئی کمی بیشی نہیں کی۔

﴿يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَ اِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ؕ وَ اللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ۝۶۷﴾

[المائدة : 67]

''اے رسول! آپ پر آپ کے رب کی جانب سے جو نازل کیا گیا ہے، اسے پہنچا دیجیے، اور اگر آپ نے ایسا نہیں کیا تو گویا آپ نے اس کا پیغام نہیں پہنچایا اور اللہ لوگوں سے آپ کی حفاظت فرمائے گا، بے شک اللہ کافروں کو ہدایت نہیں دیتا ہے۔''

علامہ شوکانی رحمہ اللہ اس آیت کے تحت ''فتح القدیر'' میں لکھتے ہیں کہ ''بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ'' کے عموم سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر اللہ عزوجل کی طرف سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

واجب تھا کہ ان پر جو کچھ وحی ہو رہی ہے لوگوں تک بے کم و کاست پہنچائیں، اس میں سے کچھ بھی نہ چھپائیں اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ ﷺ نے اللہ کے دین کا کوئی حصہ خفیہ طور پر کسی خاص شخص کو نہیں بتایا جو اوروں کو نہ بتایا ہو۔ انتھی۔ [1]

اسی لیے صحیحین میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ:

((مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا ﷺ كَتَمَ شَيْئًا مِمَّا أُنْزِلَ عَلَيْهِ فَقَدْ كَذَبَ، وَاللّٰهُ يَقُوْلُ: ﴿يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ...﴾ الآية))

''جو کوئی یہ گمان کرے کہ محمد ﷺ نے وحی کا کوئی حصہ چھپا دیا تھا وہ جھوٹا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے اسی آیت کی تلاوت کی۔'' [2]

پس اللہ تعالیٰ کا دین کامل، مکمل اور اکمل ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا امتِ محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام پر احسان عظیم ہے، انہیں اب نہ کسی دوسرے دین کی ضرورت ہے اور نہ ہی کسی دوسرے نبی کی۔

﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا﴾ [المائدة : 3]

''آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی اور اسلام کو بحیثیت دین تمہارے لیے پسند کر لیا۔''

امام احمد اور بخاری و مسلم وغیرہم نے طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک یہودی عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا کہ اے امیر المومنین! آپ لوگ اپنی کتاب میں ایک ایسی آیت پڑھتے ہیں کہ اگر وہ ہم پر نازل ہوئی ہوتی تو اس دن کو ہم ''یومِ عید'' بنا لیتے۔

---

1 فتح القدير : 488/1۔

2 صحيح بخارى، كتاب التفسير، رقم : 4612۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انہوں نے پوچھا، وہ کون سی آیت ہے؟ یہودی نے کہا: ﴿ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ ۔۔۔ الآیۃ﴾ تو امیر عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ کی قسم! میں اس دن اور اس وقت کو خوب جانتا ہوں جب یہ آیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی تھی۔ یہ آیت جمعہ کے دن، عرفہ کی شام میں نازل ہوئی تھی۔

اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کتاب وحکمت یعنی قرآن وسنت دونوں نازل کیے۔ لہٰذا دین کتاب وسنت کا نام ہے۔

﴿ وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰی ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی ۝ ﴾ [النجم : 3۔4]

''اور وہ اپنی خواہش نفس کی پیروی میں بات نہیں کرتے ہیں۔ وہ تو وحی ہوتی ہے جو ان پر اتاری جاتی ہے۔''

سورۃ النساء میں ارشاد فرمایا:

﴿ وَ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَیْكَ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ﴾ [النساء : 113]

''اور اللہ نے آپ پر کتاب وحکمت یعنی قرآن وسنت دونوں نازل کیا۔''

صاحب ''فتح البیان'' لکھتے ہیں: یہ آیت کریمہ دلیل بین ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت وحی ہوتی تھی جو آپ کے دل میں ڈال دی جاتی تھی۔

حدیث نبوی ((تَسْمَعُوْنَ مِنِّیْ وَیُسْمَعُ مِنْکُمْ وَیُسْمَعُ مِمَّنْ یَسْمَعُ مِنْکُمْ)) میں احادیث کو لکھنے، سیکھنے، سکھانے اور دوسروں تک پہنچانے کی تلقین موجود ہے۔

امام نووی تقریب النواوی میں رقمطراز ہیں:

''عِلْمُ الْحَدِیْثُ مِنْ أَفْضَلِ الْقُرْبِ إِلٰی رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَکَیْفَ لَا یَکُوْنُ؟ هُوَ بَیَانُ طُرْقِ خَیْرِ الْخَلْقِ وَأَکْرَمِ الْأَوَّلِیْنَ وَالْآخِرِیْنَ''

''رب العالمین کے قریب کرنے والی چیزوں میں سب سے افضل علم حدیث ہے اور یہ کیسے نہ ہو حالانکہ وہ تمام مخلوق میں سے بہترین اور تمام اگلے اور پچھلے لوگوں میں سے معزز ترین شخصیت کے طریقے بیان کرتا ہے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امام زہری سے امام حاکم نقل فرماتے ہیں:

”إِنَّ هٰذَا الْعِلْمَ أَدْبُ اللّٰهِ الَّذِيْ أَدَّبَهُ بِهِ نَبِيَّهُ ﷺ ، وَأَدَّبَ النَّبِيُّ ﷺ أُمَّتَهُ بِهِ، وَهُوَ أَمَانَةُ اللّٰهِ عَلٰى رَسُوْلِهِ لِيُؤَدِّيَهُ عَلٰى مَا أُدِّى إِلَيْهِ“ [1]

”یہ علم اللہ تعالیٰ کا وہ ادب ہے جو اس نے اپنے پیغمبر ﷺ کو سکھایا اور انہوں نے یہ اپنی امت کو بتایا تو یہ اللہ تعالیٰ کی اپنے رسول کے پاس امانت ہے کہ اسے وہ اپنی امت تک پہنچائیں۔“

محدثین اور علم حدیث سے شغف رکھنے والوں کی فضیلت میں یہ ارشاد نبوی بہت بڑی دلیل ہے۔

((نَضَّرَ اللّٰهُ إِمْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيْثًا فَحَفِظَهُ حَتّٰى يُبَلِّغَهُ غَيْرَهُ ـــ)) [2]

”اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش وخرم رکھے جو ہم سے حدیث سن کر یاد کر لے پھر اور لوگوں کو پہنچا دے......“

مذکورہ حدیث پاک میں رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کے لیے تر و تازگی کی دعا فرمائی ہے جو رسول اللہ ﷺ نے مسجد خیف منیٰ میں اپنے آخری حج میں کی ہے۔

اور ایک دوسری حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے محدثین کی تعدیل فرمائی۔ اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا؟ چنانچہ ارشاد فرمایا:

((يَحْمِلُ هٰذَا الْعِلْمَ مِنْ كُلِّ خَلَفٍ عُدُوْلُهُ يَنْفُوْنَ عَنْهُ تَحْرِيْفَ الْغَالِيْنَ وَانْتِحَالَ الْمُبْطِلِيْنَ وَتَأْوِيْلَ الْجَاهِلِيْنَ ـــ))

---

[1] معرفة علوم الحديث، ص : 63۔

[2] سنن ترمذی، کتاب العلم، رقم الحديث : 2668، عن زيد بن ثابت۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

''اس علم کو ہر زمانہ کے عادل حاصل کریں گے۔ اس میں زیادتی کرنے والوں کی تحریف وتبدیل اور باطل پسندوں کی حیلہ جوئی کو اور جاہلوں کی بے جا تاویلوں کو دور کرتے رہیں گے۔''

امام علی بن المدینی فرماتے ہیں:

''هُمْ أَصْحَابُ الْحَدِيْثِ۔''[1]

''وہ اہل حدیث ہیں۔''

ایک اور حدیث میں وارد ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ خُلَفَائِي . قُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَنْ خُلَفَائُكَ؟ قَالَ ﷺ: اَلَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِي يَرَوْنَ أَحَادِيْثِي وَسُنَّتِي وَيُعَلِّمُوْهَا النَّاسَ .)) [2]

''اے اللہ! میرے خلفاء پر رحم فرما۔ صحابہ نے عرض کیا کہ آپ کے خلفاء کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ لوگ جو میرے بعد آئیں گے۔ میری حدیثوں کو روایت کریں گے۔ اور میری سنتوں کی لوگوں کو تعلیم دیں گے۔''

چنانچہ محدثین نے حدیث وسنت کی تدوین وجمع کے لیے اپنی جہود مخلصہ بذل کیں۔ حدیث وسنت کی چھان پھٹک کے لیے اصول وضوابط قائم کیے۔ اصول حدیث اور اسماء الرجال کے نام سے بڑی بڑی ضخیم کتب مرتب کیں جو کہ امت محمدیہ ﷺ کا میزہ اور خاصہ ہے۔ جَزَاهُمُ اللّٰهُ فِي الدَّارِيْنِ۔

رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے:

((مَنْ حَفِظَ عَلٰى أُمَّتِي أَرْبَعِيْنَ حَدِيْثًا يَنْتَفِعُوْنَ بِهَا بَعَثَهُ اللّٰهُ يَوْمَ

---

[1] شرف أصحاب الحديث، ص : 27۔

[2] شرف أصحاب الحديث، ص : 31۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

الْقِيَامَةِ فَقِيْهًا عَالِمًا۔)) [1]

”میری امت میں سے جس شخص نے چالیس احادیث جن سے لوگ انتفاع کرتے ہیں، حفظ کرلیں تو اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اسے زمرۂ فقہاء و علماء سے اٹھائے گا۔“

یہ روایت جن متعدد صحابہ سے مروی ہے ان میں علی بن ابی طالب، عبد اللہ بن مسعود، معاذ بن جبل، ابوالدرداء، عبد اللہ بن عمر، ابن عباس، انس بن مالک، ابو ہریرہ اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہم کے نام شامل ہیں۔

ایک دوسری روایت میں ”فِيْ زُمْرَةِ الْفُقَهَاءِ وَالْعُلَمَاءِ“ کے الفاظ مروی ہیں اور ایک روایت میں ”وَكُنْتُ لَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَافِعًا وَشَهِيْدًا“ کے الفاظ مروی ہیں اور ابن مسعود کی روایت میں ”قِيْلَ لَهُ ادْخُلْ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شِئْتَ“ کے الفاظ مروی ہیں۔ جبکہ ابن عمر کی روایت میں ”كُتِبَ فِيْ زُمْرَةِ الْعُلَمَاءِ وَحُشِرَ فِيْ زُمْرَةِ الشُّهَدَاءِ“ کے الفاظ مروی ہیں۔

لیکن یہ روایات عام طور پر ضعیف بلکہ منکر اور موضوع ہیں۔ امام نووی اور حافظ ابن حجر نے تحقیق کرنے کے بعد واضح کیا ہے کہ ان تمام احادیث کی جملہ روایات انتہائی ضعیف اور ناقابل قبول ہیں، اور ان کا ضعف بھی ایسا ہے، جسے تقویت نہیں ہوسکتی۔ [2]

مگر محدثین کی حدیث کے ساتھ محبت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس حدیث کو بنیاد بنا کر ”اَلْأَرْبَعُوْنَ، اَلْأَرْبَعِيْنَاتُ“ کے نام سے کتب مرتب کردیں۔ الأربعون سے مراد حدیث کی وہ کتاب ہے جس میں کسی ایک باب سے متعلق احادیث یا

---

[1] العلل المتناهية : 111/1۔ المقاصد الحسنة : 411۔

[2] تفصیل کے لیے دیکھیں: المقاصد الحسنة، ص : 411۔ مقدمة الأربعين للنووی، ص : 28۔ 46۔ شعب الإيمان للبيهقی : 271/2، برقم : 1727۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

مختلف ابواب سے یا مختلف اسانید سے چالیس احادیث جمع کی جائیں۔ اس طرح کی تصانیف کا اصل سبب یہی بیان کردہ احادیث ہیں جن میں چالیس احادیث جمع کرنے والے کے لیے بہت فضیلت بیان کی گئی ہے اور اسے بشارت دی گئی ہے۔ اس طرز پر تصنیف کرنے والوں میں اولین کتاب امام عبد اللہ بن المبارک (م 181ھ) کی ہے۔ اسی طرح حافظ ابونعیم (م 430ھ)، حافظ ابوبکر آجری (م 360ھ)، حافظ ابواسماعیل عبد اللہ بن محمد الہروی (م 481ھ)، ابوعبد الرحمٰن السلمی (م 412ھ)، حافظ ابوالقاسم علی بن الحسن المعروف ابن عساکر (م 571ھ) اور حافظ محمد بن محمد الطائی (م 555ھ) نے "اَلْأَرْبَعِيْنَ فِيْ اِرْشَادِ السَّائِرِيْنَ إِلٰى مَنَازِلِ الْمُتَّقِيْنَ"، حافظ عفیف الدین ابوالفرج محمد عبد الرحمٰن المقری (م 618ھ) نے "أَرْبَعِيْنَ فِي الْجِهَادِ وَالْمُجَاهِدِيْنَ"، حافظ جلال الدین السیوطی (م 911ھ) نے "أَرْبَعُوْنَ حَدِيْثًا فِيْ قَوَاعِدِ الْأَحْكَامِ الشَّرْعِيَّةِ وَفَضَائِلِ الْأَعْمَالِ"، حافظ عبد العظیم بن عبد القوی المنذری (م 656ھ) نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْأَحْكَامِيَّةُ"، حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر العسقلانی (م 852ھ) نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْمُنْتَقَاةُ مِنْ صَحِيْحِ مُسْلِمٍ"، ابوالمعالی الفارسی نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْمُخَرَّجَةُ فِى السُّنَنِ الْكُبْرٰى لِلْبَيْهَقِيِّ" اور حافظ محمد بن عبد الرحمٰن السخاوی (م 902ھ) نے "اَرْبَعُوْنَ حَدِيْثًا مُنْتَقَاةٌ مِّنْ كِتَابِ الْأَدْبِ الْمُفْرَدِ لِلْبُخَارِيِّ" تحریر کی۔ کتب اربعین میں سب سے زیادہ متداول اربعین نووی ہے۔ اس پر بہت سے علماء کے حواشی، شروحات اور زوائد موجود ہیں۔ اربعین نووی پر ہماری بھی مختصر مگر جامع شرح ہمارے مؤقّر مجلّہ ''دعوت اہل حدیث'' میں چھپ رہی ہے۔

أُحِبُّ الصَّالِحِيْنَ وَلَسْتُ مِنْهُمْ
لَعَلَّ اللّٰهَ يَرْزُقُنِىْ صَلَاحًا

ہمارے زیر سایہ ادارہ انصار السنہ پبلیکیشنز کے رئیس اور ہمارے انتہائی قریبی دوست

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی اور ادارہ کے رفیق سفر اور ہمارے انتہائی قابل اعتماد شخصیت حافظ حامد محمود الخضری، ہمارے ان دونوں بھائیوں کی کئی ایک موضوعات پر کتب اہل علم اور طلباء سے دادِ تحسین وصول کر چکی ہیں۔ اب انہوں نے مختلف موضوعات پر علی منہج المحدثین اَرْبَعِیْنَات جمع کی ہیں۔ "أَلْاَرْبَعُوْنَ فِی فَضَائِلِ الصَّبْرِ وَالشُّكْرِ" زیورِ طباعت سے آراستہ ہو کر آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ کام انتہائی مبارک اور نافع ہے۔ اللہ تعالیٰ مؤلف، مخرج اور ناشر سب کو اجر جزیل عطا فرمائے اور اس کے نفع کو عام فرما دے۔

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَأَهْلِ طَاعَتِهٖ أَجْمَعِيْنَ .

وکتبه

عبداللہ ناصر رحمانی

سرپرست: ادارہ انصار السنہ پبلی کیشنز

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ، وَنَسْتَعِينُهٗ، مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ، وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَّآ اِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ. اَمَّا بَعْدُ!

صبر وشکر کی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَ اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَ الصَّلٰوةِ ۭ وَ اِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِيْنَ ۝۴۵ۙ﴾ (البقرة : 45)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ’’اور صبر اور نماز کے ساتھ مدد طلب کرو اور بلاشبہ وہ یقیناً بہت بڑی ہے مگر ان عاجزی کرنے والوں پر۔‘‘

حدیث 1

((عَنْ صُهَيْبٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: عَجَبًا لِأَمْرِ الْمُؤْمِنِ، إِنَّ أَمْرَهٗ كُلَّهٗ خَيْرٌ وَلَيْسَ ذَاكَ لِأَحَدٍ إِلَّا لِلْمُؤْمِنِ، إِنْ أَصَابَتْهُ سَرَّآءُ شَكَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَّهٗ، وَإِنْ أَصَابَتْهُ ضَرَّآءُ صَبَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَّهٗ.)) [1]

’’سیدنا صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن آدمی کا معاملہ نہایت عجیب ہے۔ بلاشبہ اس کے ہر معاملے میں خیر ہی خیر ہے اور یہ بات سوائے مومن آدمی کے کسی کو حاصل نہیں ہے۔ اگر اس کو خوشی حاصل ہوتی ہے اور وہ اللہ کا شکر ادا کرتا ہے تو بھی اسے اجر وثواب ملتا ہے اور اگر اس کو نقصان، کوئی دکھ، تکلیف پہنچے اور وہ اس پر صبر کرے تو بھی اس کو اجر وثواب ملتا ہے۔‘‘

[1] صحيح مسلم، كتاب الزهد، رقم: 7500.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

محسن کا شکریہ ادا کرنے کی اہمیت

حدیث 2

((وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا ، قَالَتْ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَثِيرًا مَا يَقُولُ لِي : يَا عَائِشَةُ ، مَا فَعَلَتْ أَبْيَاتُكِ ؟ فَأَقُولُ : وَأَيُّ أَبْيَاتِي تُرِيدُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ، فَإِنَّهَا كَثِيرَةٌ ؟ فَيَقُولُ : فِي الشُّكْرِ فَأَقُولُ : نَعَمْ بِأَبِي وَأُمِّي ، قَالَ الشَّاعِرُ : ادْفَعْ ضَعِيفَكَ لَا يَحُرْ بِكَ ضَعْفُهُ يَوْمًا فَتُدْرِكَهُ الْعَوَاقِبُ قَدْ نَمَا يُجْزِيكَ أَوْ يُثْنِي عَلَيْكَ وَإِنَّ مَنْ أَثْنَى عَلَيْكَ بِمَا فَعَلْتَ كَمَنْ جَزَى إِنَّ الْكَرِيمَ إِذَا أَرَدْتَ وِصَالَهُ لَمْ تَلْفَ رَثًّا حَبْلَهُ وَاهِي الْقُوَى قَالَتْ : فَيَقُولُ : يَا عَائِشَةُ ، إِذَا حَشَرَ اللّٰهُ الْخَلَائِقَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِهِ اصْطَنَعَ إِلَيْهِ عَبْدٌ مِنْ عِبَادِهِ مَعْرُوفًا : هَلْ شَكَرْتَهُ ؟ فَيَقُولُ : أَيْ رَبِّ ، عَلِمْتُ أَنَّ ذَلِكَ مِنْكَ فَشَكَرْتُكَ عَلَيْهِ ، فَيَقُولُ : لَمْ تَشْكُرْنِي إِذَا لَمْ تَشْكُرْ مَنْ أَجْرَيْتُ ذَلِكَ عَلَى يَدَيْهِ .)) [1]

”اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اکثر مجھ سے ارشاد فرماتے: عائشہ! تیرے وہ شعر کون سے ہیں۔ میں کہتی آپ کون سے اشعار پوچھنا چاہتے ہیں؟ شعر تو بہت ہیں آپ فرماتے: شکر کے متعلق ہیں۔ تو میں کہتی میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں وہ یہ ہیں۔ شاعر کہتا ہے: (1) اپنے کمزور کو اس طرح واپس کریں کہ اس کی کمزوری تجھے کسی دن بھی پریشان نہ کرے تو

[1] سنن ترمذی، کتاب البر والصلة، رقم: 1954، مجمع الزوائد: 8/180، معجم صغیر للطبرانی، رقم: 690- محدث البانی نے اسے ”صحیح“ کہا ہے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اچھے انجام اس کے بڑھ جائیں گے۔ وہ کمزور تمہیں اس کی جزا اور بدلہ دے گا، تیری تعریف کرے گا، تیرے کام پر اس کی تعریف کرنا بھی بدلہ دینے کی طرح ہے۔ اچھے آدمی سے جب تو حسن سلوک کرے گا تو اس کی بھی ڈول کی رسی کمزور نہیں ہوگی۔ پھر آپ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: عائشہ جب قیامت کے روز اللہ تعالیٰ مخلوقات کو جمع کرے گا تو اپنے بندوں میں سے ایک ایسے بندے کو فرمائے گا جس کے ساتھ کسی نے نیکی کی ہوگی کہ کیا تو نے اپنے محسن کا شکریہ ادا کیا ہے؟ وہ کہے گا؟ اے میرے رب! میں نے یہ سمجھ کر کہ یہ تیری طرف سے ہے میں نے تیرا شکر ادا کر دیا تھا اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو نے میرا شکریہ ادا نہیں کیا جب کہ تو نے اس شخص کا شکریہ بھی ادا نہیں کیا جس کے ہاتھوں پر میں نے تجھ پر اپنا احسان جاری کیا۔"

بڑے صبر کا بڑا اجر

حدیث 3

((وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ: قَالَ عِظَمُ الْجَزَاءِ مَعَ عِظَمِ الْبَلَاءِ، وَإِنَّ اللّٰهَ إِذَا أَحَبَّ قَوْمًا ابْتَلَاهُمْ فَمَنْ رَضِيَ، فَلَهُ الرِّضَا وَمَنْ سَخِطَ، فَلَهُ السُّخْطُ.)) [1]

"اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ بڑا بدلہ بڑی آزمائش کا ہی نتیجہ ہوتا ہے اور یقیناً اللہ تعالیٰ جب کسی قوم سے محبت کرتا ہے تو انہیں آزماتا ہے، پھر جو راضی رہے اس کے لیے (اللہ کی) رضامندی ہے اور جو ناراض ہو جائے اس کے لیے (اللہ کی) ناراضگی ہے۔"

[1] سنن ابن ماجه، كتاب الفتن، رقم: 4031، سلسلة الصحيحة، رقم: 146.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اولاد فوت ہونے پر صبر کرنے کی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿فَتَبَسَّمَ ضَاحِكًا مِّنْ قَوْلِهَا وَ قَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِيْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَ عَلٰى وَالِدَيَّ وَ اَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَ اَدْخِلْنِيْ بِرَحْمَتِكَ فِيْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِيْنَ ۝۱۹﴾ (النمل : 19)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''چنانچہ سلیمان اس (چیونٹی) کی بات پر مسکرا کر ہنس دیا اور کہا: اے میرے رب! مجھے توفیق دے کہ میں تیری اس نعمت کا شکر کروں جو تو نے مجھ پر اور میرے والدین پر انعام کی ہے، اور اس بات کی بھی کہ میں ایسے نیک کام کروں جو تو پسند کرے، اور مجھے اپنی رحمت سے اپنے نیک بندوں میں داخل کر۔''

حدیث 4

((وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: إِذَا مَاتَ وَلَدُ الْعَبْدِ، قَالَ اللّٰهُ لِمَلَائِكَتِهِ: قَبَضْتُمْ وَلَدَ عَبْدِي! فَيَقُولُونَ: نَعَمْ فَيَقُولُ: قَبَضْتُمْ ثَمَرَةَ فُؤَادِهِ! فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيَقُولُ: مَاذَا قَالَ عَبْدِي؟ فَيَقُولُونَ: حَمِدَكَ وَاسْتَرْجَعَ. فَيَقُولُ اللّٰهُ: ابْنُوا لِعَبْدِي بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ، وَسَمُّوهُ بَيْتَ الْحَمْدِ.)) [1]

''اور سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کسی بندے کی اولاد فوت ہو جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے فرماتا ہے، تم نے میرے بندے کی اولاد (کی روح) کو قبض کیا ہے! تو وہ کہتے ہیں، ہاں۔ پس اللہ فرماتا ہے، تم نے اس کے دل کا پھل قبض کیا ہے! وہ کہتے

[1] سنن ترمذی، رقم :1021، سلسلة الصحيحة، رقم :1408.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں ہاں۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، پس میرے بندے نے کیا کہا؟ وہ کہتے ہیں، اس نے تیری حمد بیان کی اور ''اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ'' پڑھا۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، تم میرے بندے کے لیے جنت میں ایک گھر بنا دو اور اس کا نام ''بیت الحمد'' رکھو۔''

اللہ تعالیٰ کی حمد اور شکر ادا کرنے کا ثواب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَ اِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكُمْ لَىِٕنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّكُمْ وَ لَىِٕنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِیْ لَشَدِیْدٌ﴾ (ابراهيم : 7)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور جب تمھارے رب نے آگاہ کر دیا کہ اگر تم شکر کرو گے تو یقیناً میں تمھیں مزید دوں گا اور اگر تم کفر کرو گے تو بلاشبہ میرا عذاب بہت شدید ہے۔''

حدیث 5

((وَعَنْ مُعَاذٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ أَكَلَ طَعَامًا فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنِي هَذَا، وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةٍ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.)) [1]

''اور سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کھانا کھائے اور پھر یہ کلمات کہے: (ترجمہ) تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے کھانا دیا اور مجھے بغیر میری طاقت وقوت سے بڑھ کر رزق دیا۔ تو اس کے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔''

[1] سنن ترمذی، کتاب الدعوات، رقم: 3458، سنن ابن ماجه، رقم: 3385- محدث البانی نے اسے ''حسن'' کہا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سجود کے ذریعے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿بَلِ اللّٰهَ فَاعْبُدْ وَ كُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ ۝٦٦﴾ (الزمر : 66)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''بلکہ اللہ ہی کی پھر عبادت کر اور شکر کرنے والوں سے ہو جا۔''

حدیث 6

((وَعَنْ أَبِی بَكْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ: أَنَّهُ كَانَ إِذَا جَاءَهُ أَمْرُ سُرُورٍ أَوْ بُشِّرَ بِهِ خَرَّ سَاجِدًا، شَاكِرًا لِلَّهِ .)) [1]

''اور حضرت ابوبکرة رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آقائے نامدار، ختم الرسل، امام الانبیاء، نبی مکرم ﷺ کا معمول تھا: جب آپ کے پاس کوئی خوشخبری آتی تو آپ اللہ کا شکر ادا کرنے کے لیے سجدہ ریز ہو جایا کرتے تھے۔''

اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بندہ بننے کی ترغیب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿مَا يَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِكُمْ اِنْ شَكَرْتُمْ وَ اٰمَنْتُمْ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ شَاكِرًا عَلِيْمًا ۝١٤٧﴾ (النساء : 147)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اگر تم شکر کرو اور ایمان لے آؤ تو اللہ تمھیں عذاب دے کر کیا کرے گا؟ اور اللہ بڑا قدر دان، خوب جاننے والا ہے۔''

حدیث 7

((وَعَنِ الْمُغِيرَةِ يَقُولُ: قَامَ النَّبِیُّ ﷺ حَتَّی تَوَرَّمَتْ قَدَمَاهُ فَقِيلَ لَهُ: غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ، قَالَ: أَفَلَا أَكُونُ

[1] سنن ابو داؤد، باب فی سجود الشکر، رقم: 2774۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

عَبْدًا شَكُورًا؟)) 1

''اور حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں رات بھر کھڑے رہتے یہاں تک کہ آپ کے دونوں پاؤں سوج جاتے۔ آپ سے عرض کی گئی: اللہ تعالیٰ نے آپ کی اگلی پچھلی خطائیں معاف کر دی ہیں (تو پھر اس قدر مشقت کیوں؟) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں؟''

مصائب و مشکلات میں صبر کا اچھا اجر

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَ لَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَیْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَ الْجُوْعِ وَ نَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَ الْاَنْفُسِ وَ الثَّمَرٰتِ ؕ وَ بَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ ۱۵۵ الَّذِیْنَ اِذَاۤ اَصَابَتْهُمْ مُّصِیْبَةٌ ۙ قَالُوْۤا اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّاۤ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ ۱۵۶ ؕ اُولٰٓىِٕكَ عَلَیْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَ رَحْمَةٌ ۫ وَ اُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ۱۵۷﴾ (البقرۃ: 155 تا 157)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور ہم تمھیں کسی قدر خوف اور بھوک سے اور مالوں، جانوں اور پھلوں میں کمی کر کے ضرور آزمائیں گے۔ اور صبر کرنے والوں کو خوشخبری دے دیجیے۔ وہ لوگ کہ جب انھیں کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو وہ کہتے ہیں: بے شک ہم اللہ ہی کے لیے ہیں اور بے شک ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ یہی لوگ ہیں جن کے لیے ان کے رب کی طرف بخشش اور رحمت ہے اور یہی ہدایت یافتہ ہیں۔''

حدیث 8

((وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: لَقَدْ أُوذِيتُ

1 صحیح بخاری، رقم: 4836.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

فِی اللّٰہِ وَمَا یُؤْذٰی أَحَدٌ، وَلَقَدْ أُخِفْتُ فِی اللّٰہِ وَمَا یُخَافُ أَحَدٌ، وَلَقَدْ أَتَتْ عَلَیَّ ثَالِثَۃٌ، وَمَا لِی وَلِبِلَالٍ طَعَامٌ یَأْکُلُہُ ذُوکَبِدٍ، إِلَّا مَا وَارٰی إِبِطُ بِلَالٍ .)) 1

''اور سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''مجھے اللہ کی راہ میں اس قدر اذیت دی گئی ہے کہ کسی اور کو اتنی اذیت نہیں دی گئی اور مجھے اللہ کے راستہ میں اتنا ڈرایا گیا کہ اتنا کسی اور کو خوف زدہ نہیں کیا گیا۔ مجھ پر تین دن اور راتیں ایسی گزریں کہ کہ میرے اور بلال کے پاس اتنا کھانا بھی نہ تھا کہ جسے کوئی جگر والا کھائے۔ (وہ اتنا کم ہوتا تھا) کہ جسے بلال رضی اللہ عنہ بغل میں چھپا لیتے تھے۔''

عورت کے صبر کا پھل

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: ﴿قُلْ یٰعِبَادِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوْا رَبَّکُمْ ؕ لِلَّذِیْنَ اَحْسَنُوْا فِیْ ہٰذِہِ الدُّنْیَا حَسَنَۃٌ ؕ وَ اَرْضُ اللّٰہِ وَاسِعَۃٌ ؕ اِنَّمَا یُوَفَّی الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَہُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ ﴿۱۰﴾﴾ (الزمر 10)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''کہہ دیجیے اے میرے بندو جو ایمان لائے ہو! اپنے رب سے ڈرو، ان لوگوں کے لیے جنھوں نے اس دنیا میں نیکی کی، بڑی بھلائی ہے اور اللہ کی زمین وسیع ہے، صرف کامل صبر کرنے والوں ہی کو ان کا اجر کسی شمار کے بغیر دیا جائے گا۔''

حدیث 9

((وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِی رَبَاحٍ قَالَ: قَالَ لِی ابْنُ عَبَّاسٍ: أَلَا أُرِیكَ

1 سنن ابن ماجه، رقم: 151۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

امْرَأَةً مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟ قُلْتُ: بَلَى ، قَالَ: هَذِهِ الْمَرْأَةُ السَّوْدَاءُ أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ ، فَقَالَتْ: إِنِّي أُصْرَعُ وَإِنِّي أَتَكَشَّفُ ، فَادْعُ اللّٰهَ لِي قَالَ: إِنْ شِئْتِ صَبَرْتِ وَلَكِ الْجَنَّةُ ، وَإِنْ شِئْتِ دَعَوْتُ اللّٰهَ أَنْ يُعَافِيَكِ ، فَقَالَتْ: أَصْبِرُ ، فَقَالَتْ: إِنِّي أَتَكَشَّفُ فَادْعُ اللّٰهَ لِي أَنْ لَا أَتَكَشَّفَ فَدَعَا لَهَا .))[1]

''اور سیدنا عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ کہتے ہیں، سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھ سے کہا: کیا میں تجھے جنتی عورت نہ دکھاؤں؟ میں نے عرض کیا: کیوں نہیں؟ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: میں مرگی کی مریضہ ہوں اور (مرگی کے دوران) میرا ستر کھل جاتا ہے، آپ ﷺ اللہ تعالیٰ سے میرے لیے دعا فرمائیں (اللہ مجھے صحت عطا فرمائے) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تو صبر کرے تو تیرے لیے جنت ہوگی اور اگر چاہے تو اللہ سے تیرے لیے دعا کرتا ہوں وہ تجھے صحت عطا فرما دے گا۔ (اس صورت میں جنت کا وعدہ نہیں کرتا) اس عورت نے عرض کیا: میں صبر کروں گی، لیکن ساتھ یہ بھی عرض کیا (مرگی کے دوران) میرا ستر کھل جاتا ہے، اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ میرا ستر نہ کھلے، رسول اکرم ﷺ نے اس کے لیے یہ دعا فرمائی۔''

ثواب کی نیت سے صبر کرنے کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَ صَابِرُوْا وَ رَابِطُوْا ۟ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝۲۰۰ ﴾ (آل عمران : 200)

---

[1] صحیح بخاری، کتاب المرض، رقم: 5652، صحیح مسلم، کتاب البر والصلة، رقم: 2576.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! صبر سے کام لو، اور ثابت قدم رہو اور مورچوں پر ڈٹے رہو، اور اللہ سے ڈرو تا کہ تم فلاح پاؤ۔''

حدیث 10

((وَعَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى: مَا لِعَبْدِى الْمُؤْمِنِ عِنْدِى جَزَاءٌ إِذَا قَبَضْتُ صَفِيَّهُ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا، ثُمَّ احْتَسَبَهُ إِلَّا الْجَنَّةُ.)) [1]

''اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، مومن بندے کے لیے میرے پاس، جب میں اس کی دنیا کی پسندیدہ چیز چھین لوں، پھر وہ اس پر ثواب کی نیت رکھے (اور صبر کرے) جنت کے علاوہ کوئی اور چیز نہیں۔''

صبر روشنی ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ﴾ (الشوریٰ : 43)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور بلاشبہ جو شخص صبر کرے اور معاف کر دے تو بے شک یہ یقیناً بڑی ہمت کے کاموں سے ہے۔''

حدیث 11

((وَعَنْ أَبِی مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: الطُّهُورُ شَطْرُ الْإِيمَانِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَأُ الْمِيزَانَ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ

[1] صحیح البخاری، کتاب الرقاق، رقم :6424.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَآنِ ۔أَوْ تَمْلَأُ۔ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، وَالصَّلٰوةُ نُورٌ، وَالصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ، وَالصَّبْرُ ضِيَاءٌ، وَالْقُرْآنُ حُجَّةٌ لَّكَ أَوْ عَلَيْكَ . كُلُّ النَّاسِ يَغْدُو، فَبَايِعٌ نَفْسَهُ فَمُعْتِقُهَا، أَوْ مُوبِقُهَا .))[1]

''اور حضرت ابو مالک، حارث بن عاصم اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پاکیزگی، نصف ایمان ہے (یعنی اجر و ثواب میں آدھے ایمان کے برابر ہے) اور الحمد للہ، کہنا میزان کو بھر دیتا ہے (یعنی بہت وزنی عمل ہے جس کے اجر وثواب سے میزان اعمال بھاری ہوجائے گی) اور سبحان اللہ اور الحمد للہ کہنا، یہ آسمان و زمین کے درمیانی خلا کو بھر دیتا ہے اور نماز روشنی ہے (جس سے اسے دنیا میں حق کی طرف رہنمائی ملتی ہے اور آخرت میں پل صراط سے گزرتے وقت بھی یہ روشنی مومن کے کام آئے گی) اور صدقہ دلیل ہے (اس بات پر کہ اس کا ادا کرنے والا مومن ہے) صبر روشنی ہے، قرآن تیرے لیے حجت (دلیل) ہے (اگر اس پر عمل کیا جائے بصورت دیگر) تیرے خلاف دلیل ہے ہر ایک صبح صبح اپنے کاموں میں نکلنے والا ہے اور وہ اپنے نفس کا سودا کرتا ہے، پس اسے (عذاب سے) آزاد کرنے والا ہے اور یا اس کو اللہ (اللہ کی رحمت سے محروم کر کے) ہلاک کرنے والا ہے۔''

صبر کی توفیق

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتّٰى نَعْلَمَ الْمُجٰهِدِيْنَ مِنْكُمْ وَالصّٰبِرِيْنَ ۙ وَنَبْلُوَا۟ اَخْبَارَكُمْ ۝۳۱ ﴾ (محمد : 31)

---

[1] صحيح مسلم، كتاب الطهارة، رقم: 534.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور ہم ضرور ہی تمھیں آزمائیں گے، یہاں تک کہ تم میں سے جہاد کرنے والوں کو اور صبر کرنے والوں کو جان لیں اور تمھارے حالات جانچ لیں۔''

حدیث 12

((وَعَنْ أَبِی سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ نَاسًا مِنَ الْأَنْصَارِ سَأَلُوا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَأَعْطَاهُمْ، ثُمَّ سَأَلُوهُ فَأَعْطَاهُمْ، حَتَّى نَفِدَ مَا عِنْدَهُ، فَقَالَ لَهُمْ حِينَ انْفَقَ كُلَّ شَیْءٍ بِيَدِهِ: مَا يَكُونُ عِنْدِی مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ أَدَّخِرَهُ عَنْكُمْ، وَمَنْ يَسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللّٰهُ، وَمَنْ يَسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللّٰهُ، وَمَنْ يَتَصَبَّرْ يُصَبِّرْهُ اللّٰهُ وَمَا أُعْطِیَ أَحَدٌ عَطَاءً خَيْرًا وَأَوْسَعَ مِنَ الصَّبْرِ .)) [1]

''اور حضرت ابوسعید سعد بن سنان خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انصار کے کچھ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے کچھ طلب کیا، آپ نے انہیں کچھ دیا، انہوں نے پھر سوال کیا، آپ نے انہیں پھر دیا، حتی کہ آپ کے پاس جو کچھ تھا، ختم ہوگیا، آپ نے، جس وقت ہر چیز جو آپ کے ہاتھ میں تھی، خرچ کردی، تو ان سے ارشاد فرمایا: میرے پاس جو کچھ بھی آتا، میں وہ تم سے بچا کر نہیں رکھتا اور جو شخص سوال سے بچنے کی کوشش کرتا ہے، اللہ اسے بچا لیتا ہے، جو بے نیازی اختیار کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے (لوگوں) سے بے نیاز کر دیتا ہے اور جو صبر کا دامن پکڑتا ہے، اللہ اسے صبر کی توفیق دے دیتا ہے اور کوئی شخص ایسا عطیہ نہیں دیا گیا، جو صبر سے زیادہ بہتر اور وسیع تر ہو۔''

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الزکوٰۃ، رقم: 1469، صحیح مسلم، کتاب الزکوٰۃ، رقم: 2414.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ کے وصال کے موقع پر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا صبر

حدیث 13

((وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ: لَمَّا ثَقُلَ النَّبِيُّ ﷺ جَعَلَ يَتَغَشَّاهُ فَقَالَتْ فَاطِمَةُ رضی اللہ عنہا: وَا كَرْبَ أَبَتَاهُ. فَقَالَ: لَهَا لَيْسَ عَلَى أَبِيكِ كَرْبٌ بَعْدَ الْيَوْمِ فَلَمَّا مَاتَ قَالَتْ: يَا أَبَتَاهُ أَجَابَ رَبًّا دَعَاهُ، يَا أَبَتَاهْ مَنْ جَنَّةُ الْفِرْدَوْسِ مَأْوَاهْ، يَا أَبَتَاهْ إِلَى جِبْرِيلَ نَنْعَاهْ، فَلَمَّا دُفِنَ قَالَتْ فَاطِمَةُ رضی اللہ عنہا: أَطَابَتْ أَنْفُسُكُمْ أَنْ تَحْثُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ التُّرَابَ؟)) [1]

''اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی ﷺ زیادہ بیمار ہو گئے اور اضطراب اور بے چینی آپ پر چھا گئی تو (آپ کی صاحبزادی) حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے منہ سے نکلا، ہائے ابا جان کی تکلیف! آپ نے یہ سن کر ارشاد فرمایا: تمہارے باپ پر آج کے بعد بے چینی نہیں ہو گی۔ جب وفات پا گئے تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا، ہائے ابا جان، رب نے انہیں بلایا تو انہوں نے رب کی پکار پر لبیک کہا، ہائے ابا جان! جنت الفردوس ان کا ٹھکانہ ہے، ہائے ابا جان! جبریل کو ہم آپ کی موت کی خبر دیں گے۔ جب آپ کو دفنایا گیا، تو صاحبزادی نے (صحابہ رضی اللہ عنہم سے) پوچھا، کیا تمہارے نفسوں نے یہ گوارا کر لیا کہ تم رسول اللہ ﷺ (کے جسد اطہر) پر مٹی ڈلوانا۔''

[1] صحيح بخاری، كتاب المغازی، رقم: 4462.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صبر کر کے اللہ سے ثواب کی امید رکھنے کا بیان

حدیث 14

((وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ مَوْلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَحِبَّةِ وَابْنِ حِبَّةِ رضی اللہ عنہما ، أَرْسَلَتِ ابْنَةُ النَّبِيِّ ﷺ ، إِنَّ ابْنِي قَدِ احْتُضِرَ فَاشْهَدْنَا ، فَأَرْسَلَ يُقْرِئُ السَّلَامَ وَيَقُولُ: إِنَّ لِلَّهِ مَا أَخَذَ ، وَلَهُ مَا أَعْطَى ، وَكُلٌّ عِنْدَهُ بِأَجَلٍ مُسَمًّى ، فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ ، فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ تُقْسِمُ عَلَيْهِ لَيَأْتِيَنَّهَا . فَقَامَ وَمَعَهُ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ ، وَمَعَاذُ بْنُ جَبَلٍ ، وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ ، وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ ، وَرِجَالٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ ، فَرُفِعَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ الصَّبِيُّ ، فَأَقْعَدَهُ فِي حَجْرِهِ ، وَنَفْسُهُ تَتَقَعْقَعُ ، فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ ، فَقَالَ سَعْدٌ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا هَذَا؟ فَقَالَ: هَذِهِ رَحْمَةٌ جَعَلَهَا اللّٰهُ فِي قُلُوبِ عِبَادِهِ ، وَفِي رِوَايَةٍ: فِي قُلُوبِ مَنْ شَاءَ مِنْ عِبَادِهِ وَإِنَّمَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَاءَ .)) [1]

”اور حضرت ابوزید، اسامہ بن زید بن حارثہ رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام، آپ کے محبوب اور محبوب کے بیٹے رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کی بیٹی نے آپ ﷺ کی طرف پیغام بھیجا کہ میرے بیٹے کا آخری وقت (دم واپسیں) ہے، آپ تشریف لائیں۔ آپ نے پیغام بھیجا کہ وہ سلام کہتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ جو اللہ تعالیٰ نے، وہ بھی اسی کا ہے اور جو دے، وہ بھی اسی کا ہے، اس

[1] صحیح بخاری، کتاب الجنائز، رقم :1284، صحیح مسلم، کتاب الجنائز، رقم : 2135.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

کے ہاں ہر چیز کا ایک وقت مقرر ہے، اس لیے انہیں چاہیے کہ صبر کریں اور اللہ سے ثواب کی امید رکھیں۔'' صاحبزادی نے پھر پیغام بھیجا اور قسم دیتے ہوئے کہا کہ آپ ضرور تشریف لائیں۔ چنانچہ آپ ﷺ سعد بن عبادہ، معاذ بن جبل، ابی بن کعب، زید بن ثابت رضی اللہ عنہم اور کچھ اور آدمیوں کے ساتھ وہاں تشریف لے گئے، بچہ آپ کی خدمت میں پیش کیا گیا، آپ نے اسے اپنے گود میں بٹھا لیا جب کہ اس کی جان بے چین اور مضطرب تھی، (اس کی یہ حالت دیکھ کر) آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے۔ جس پر حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا، یا رسول اللہ! یہ کیا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: یہ جذبہ شفقت ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو دلوں میں رکھا ہے۔ اور ایک روایت میں ہے: جن بندوں کے دلوں میں چاہا، اور اللہ تعالیٰ اپنے انہی بندوں پر رحم فرماتا ہے جو رحیم (شفقت و مہربانی کرنے والے) ہوتے ہیں۔''

فوت ہونے والے بچے کے والدین کو صبر کی تلقین کرنے کا بیان

حدیث 15

((وَعَنْ صُهَيْبٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: كَانَ مَلِكٌ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، وَكَانَ لَهٗ سَاحِرٌ، فَلَمَّا كَبِرَ قَالَ لِلْمَلِكِ: اِنِّي قَدْ كَبِرْتُ فَابْعَثْ اِلَيَّ غُلَامًا اُعَلِّمْهُ السِّحْرَ فَبَعَثَ اِلَيْهِ غُلَامًا يُعَلِّمُهٗ، وَكَانَ فِي طَرِيقِهٖ اِذَا سَلَكَ رَاهِبٌ فَقَعَدَ اِلَيْهِ وَسَمِعَ كَلَامَهٗ فَاَعْجَبَهٗ، فَكَانَ اِذَا اَتَى السَّاحِرَ مَرَّ بِالرَّاهِبِ وَقَعَدَ اِلَيْهِ، فَاِذَا اَتَى السَّاحِرَ ضَرَبَهٗ، فَشَكَا ذٰلِكَ اِلَى الرَّاهِبِ فَقَالَ: اِذَا خَشِيتَ السَّاحِرَ فَقُلْ: حَبَسَنِي اَهْلِي، وَاِذَا خَشِيتَ اَهْلَكَ فَقُلْ: حَبَسَنِي

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

السَّاحِرُ . فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ إِذْ أَتٰى عَلَى دَآبَّةٍ عَظِيمَةٍ قَدْ حَبَسَتْ النَّاسَ فَقَالَ: الْيَوْمَ أَعْلَمُ آلسَّاحِرُ أَفْضَلُ أَمْ الرَّاهِبُ أَفْضَلُ؟ فَأَخَذَ حَجَرًا فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ إِنْ كَانَ أَمْرُ الرَّاهِبِ أَحَبَّ إِلَيْكَ مِنْ أَمْرِ السَّاحِرِ فَاقْتُلْ هَذِهِ الدَّابَّةَ حَتّٰى يَمْضِىَ النَّاسُ ، فَرَمَاهَا فَقَتَلَهَا وَالنَّاسُ ، فَأَتَى الرَّاهِبَ فَأَخْبَرَهُ . فَقَالَ لَهُ الرَّاهِبُ: أَىْ بُنَىَّ أَنْتَ الْيَوْمَ أَفْضَلُ مِنِّى ، قَدْ بَلَغَ مِنْ أَمْرِكَ مَا أَرٰى ، وَإِنَّكَ سَتُبْتَلٰى ، فَإِنْ ابْتُلِيتَ فَلَا تَدُلَّ عَلَىَّ ، وَكَانَ الْغُلَامُ يُبْرِءُ الْأَكْمَهَ وَالْأَبْرَصَ ، وَيُدَاوِى النَّاسَ مِنْ سَائِرِ الْأَدْوَاءِ . فَسَمِعَ جَلِيسٌ لِلْمَلِكِ كَانَ قَدْ عَمِىَ ، فَأَتَاهُ بِهَدَايَا كَثِيرَةٍ فَقَالَ: مَا هَاهُنَا لَكَ أَجْمَعُ إِنْ أَنْتَ شَفَيْتَنِى ، فَقَالَ: إِنِّى لَا أَشْفِى أَحَدًا ، إِنَّمَا يَشْفِى اللّٰهُ ، فَإِنْ أَنْتَ آمَنْتَ بِاللّٰهِ دَعَوْتُ اللّٰهَ فَشَفَاكَ ، فَآمَنَ بِاللّٰهِ فَشَفَاهُ اللّٰهُ ، فَأَتَى الْمَلِكَ فَجَلَسَ إِلَيْهِ كَمَا كَانَ يَجْلِسُ فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ: مَنْ رَدَّ عَلَيْكَ بَصَرَكَ؟ قَالَ: رَبِّى ، قَالَ: وَلَكَ رَبٌّ غَيْرِى؟ قَالَ: رَبِّى وَرَبُّكَ اللّٰهُ ، فَأَخَذَهُ فَلَمْ يَزَلْ يُعَذِّبُهُ حَتّٰى دَلَّ عَلَى الْغُلَامِ ، فَجِىءَ بِالْغُلَامِ فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ: أَىْ بُنَىَّ قَدْ بَلَغَ مِنْ سِحْرِكَ مَا تُبْرِءُ الْأَكْمَهَ وَالْأَبْرَصَ وَتَفْعَلُ وَتَفْعَلُ فَقَالَ: إِنِّى لَا أَشْفِى أَحَدًا ، إِنَّمَا يَشْفِى اللّٰهُ ، فَأَخَذَهُ فَلَمْ يَزَلْ يُعَذِّبُهُ حَتّٰى دَلَّ عَلَى الرَّاهِبِ ، فَجِىءَ بِالرَّاهِبِ فَقِيلَ لَهُ: ارْجِعْ عَنْ دِينِكَ ، فَأَبٰى ، فَدَعَا بِالْمِئْشَارِ فَوَضَعَ الْمِئْشَارَ فِى مَفْرِقِ رَأْسِهِ ، فَشَقَّهُ حَتّٰى وَقَعَ شِقَّاهُ ، ثُمَّ جِىءَ بِجَلِيسِ الْمَلِكِ فَقِيلَ لَهُ: ارْجِعْ عَنْ دِينِكَ فَأَبٰى ، فَوَضَعَ الْمِئْشَارَ فِى مَفْرِقِ رَأْسِهِ ، فَشَقَّهُ بِهِ حَتّٰى

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَقَـعَ شِقَّاهُ، ثُمَّ جِیءَ بِالْغُلَامِ فَقِیلَ لَهٗ: ارْجِعْ عَنْ دِینِكَ فَاَبٰی، فَدَفَعَهٗ اِلٰی نَفَرٍ مِنْ اَصْحَابِهٖ فَقَالَ: اذْهَبُوا بِهٖ اِلٰی جَبَلِ كَذَا وَكَذَا فَاصْعَدُوا بِهِ الْجَبَلَ، فَاِذَا بَلَغْتُمْ ذُرْوَتَهٗ فَاِنْ رَجَعَ عَنْ دِینِهٖ وَاِلَّا فَاطْرَحُوهُ، فَذَهَبُوا بِهٖ فَصَعِدُوا بِهِ الْجَبَلَ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ اكْفِنِیهِمْ بِمَا شِئْتَ، فَرَجَفَ بِهِمُ الْجَبَلُ فَسَقَطُوا، وَجَآءَ یَمْشِی اِلَی الْمَلِكِ، فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ: مَا فَعَلَ اَصْحَابُكَ؟ فَقَالَ: كَفَانِیهِمُ اللّٰهُ، فَدَفَعَهٗ اِلٰی نَفَرٍ مِنْ اَصْحَابِهٖ فَقَالَ: اذْهَبُوا بِهٖ فَاحْمِلُوهُ فِی قُرْقُورٍ فَتَوَسَّطُوا بِهِ الْبَحْرَ، فَاِنْ رَجَعَ عَنْ دِینِهٖ وَاِلَّا فَاقْذِفُوهُ، فَذَهَبُوا بِهٖ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ اكْفِنِیهِمْ بِمَا شِئْتَ، فَانْكَفَاَتْ بِهِمُ السَّفِینَةُ فَغَرِقُوا، وَجَآءَ یَمْشِی اِلَی الْمَلِكِ. فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ: مَا فَعَلَ اَصْحَابُكَ؟ فَقَالَ: كَفَانِیهِمُ اللّٰهُ فَقَالَ لِلْمَلِكِ: اِنَّكَ لَسْتَ بِقَاتِلِی حَتّٰی تَفْعَلَ مَا آمُرُكَ بِهٖ. قَالَ: وَمَا هُوَ؟ قَالَ: تَجْمَعُ النَّاسَ فِی صَعِیدٍ وَاحِدٍ، وَتَصْلُبُنِی عَلٰی جِذْعٍ، ثُمَّ خُذْ سَهْمًا مِنْ كِنَانَتِی، ثُمَّ ضَعِ السَّهْمَ فِی كَبِدِ الْقَوْسِ ثُمَّ قُلْ: بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ الْغُلَامِ، ثُمَّ ارْمِنِی، فَاِنَّكَ اِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ قَتَلْتَنِی. فَجَمَعَ النَّاسَ فِی صَعِیدٍ وَاحِدٍ، وَصَلَبَهٗ عَلٰی جِذْعٍ، ثُمَّ اَخَذَ سَهْمًا مِنْ كِنَانَتِهٖ، ثُمَّ وَضَعَ السَّهْمَ فِی كَبْدِ الْقَوْسِ، ثُمَّ قَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ الْغُلَامِ، ثُمَّ رَمَاهُ فَوَقَعَ السَّهْمُ فِی صُدْغِهٖ، فَوَضَعَ یَدَهٗ فِی صُدْغِهٖ فَمَاتَ. فَقَالَ النَّاسُ: آمَنَّا بِرَبِّ الْغُلَامِ، آمَنَّا بِرَبِّ الْغُلَامِ، آمَنَّا بِرَبِّ الْغُلَامِ، فَاُتِیَ الْمَلِكُ فَقِیلَ لَهٗ: اَرَاَیْتَ مَا كُنْتَ تَحْذَرُ قَدْ وَاللّٰهِ نَزَلَ بِكَ حَذَرُكَ. قَدْ آمَنَ النَّاسُ. فَاَمَرَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بِـالْاُخْدُودِ فِیْ اَفْوَاہِ السِّکَکِ فَخُدَّتْ وَاَضْرَمَ النِّیرَانَ وَقَالَ: مَنْ لَـمْ یَـرْجِـعْ عَنْ دِینِہٖ فَاَحْمُوہُ فِیھَا ، اَوْ قِیلَ لَہٗ: اقْتَحِمْ ، فَفَعَلُوا حَتّٰی جَـآئَتِ امْرَاَۃٌ وَمَعَھَا صَبِیٌّ لَھَا ، فَتَقَاعَسَتْ اَنْ تَقَعَ فِیھَا ، فَقَالَ لَھَا الْغُلَامُ: یَااُمَّہْ اصْبِرِی فَاِنَّكِ عَلَی الْحَقِّ .))[1]

''اور حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم سے پہلے لوگوں میں ایک بادشاہ تھا اور اس کا (مشیر) ایک جادوگر تھا، جب جادوگر بوڑھا ہوگیا تو اس نے بادشاہ سے کہا، میں اب بوڑھا ہوگیا ہوں، ایک لڑکا میرے سپرد کرو، تاکہ میں اسے یہ جادو کا علم سکھا دوں، چنانچہ بادشاہ نے ایک لڑکا اس کی طرف بھیجنا شروع کر دیا جس کو وہ جادو سکھاتا۔ راستے میں ایک پادری کا بھی ٹھکانا تھا، وہ لڑکا جب بھی جادوگر کے پاس جاتا، تو پادری کے پاس بھی (تھوڑی دیر کے لیے) بیٹھ جاتا، اسے اس کی باتیں اچھی لگیں، پس وہ جب بھی جادوگر کے پاس جاتا تو گزرتے ہوئے راہب (پادری) کے پاس بھی بیٹھ جاتا۔ جب وہ جادوگر کے پاس آتا (تو دیر سے آنے کی وجہ سے) جادوگر اسے مارتا، اس نے راہب کو بتلایا۔ راہب نے اس سے کہا کہ جب تمہیں جادوگر سے (مار) کا ڈر ہو تو یہ کہہ دیا کرو کہ مجھے میرے گھر والوں نے روک لیا تھا اور جب گھر والوں سے ڈر ہو تو کہہ دیا کرو کہ جادوگر نے مجھے روک لیا تھا، چنانچہ اسی طرح دن گزرتے رہے کہ ایک دن لڑکے نے اپنے راستے میں ایک بہت بڑا جانور دیکھا، جس نے لوگوں کا راستہ روک رکھا تھا۔ لڑکے نے (دل میں) کہا، آج پتہ چل جائے گا کہ جادوگر افضل ہے یا راہب؟ اس نے ایک پتھر پکڑ کر کہا، اے اللہ! اگر راہب کا معاملہ تیرے نزدیک، جادوگر کے معاملے سے زیادہ

[1] صحيح مسلم ، كتاب الزهد ، رقم: 7511.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پسندیدہ ہے تو اس جانور کو (اس پتھر کے ذریعے سے) مار دے، تاکہ (راستہ کھل جائے اور) لوگ گزر جائیں۔ یہ دعا کر کے اس نے پتھر اس جانور کو مارا، جس سے وہ ہلاک ہو گیا اور لوگ گزر گئے۔ وہ لڑکا راہب کے پاس آیا اور اسے یہ واقعہ بتلایا، راہب نے اسے کہا: بیٹے! آج تم مجھ سے افضل ہو، تمہارے (علم و تقویٰ کا) معاملہ جہاں تک پہنچ گیا ہے، میں وہ دیکھ رہا ہوں اور عنقریب تم آزمائش میں ڈالے جاؤ گے، پس جب آزمائش کا یہ مرحلہ آئے تو تم (میرا بھانڈا مت پھوڑنا) اور میری بابت لوگوں کو مت بتلانا اور یہ لڑکا مادر زاد اندھے اور کوڑھی کو (اللہ کے حکم سے) درست کر دیتا تھا اور دیگر تمام بیماریوں کا علاج کرتا۔ بادشاہ کا ایک درباری (ہم نشین) اندھا ہو گیا، اس نے جب سنا تو وہ بہت سے ہدیے لے کر لڑکے کے پاس آیا اور اس سے کہا، اگر تم مجھے ٹھیک کر دو، تو یہ سارے ہدیے، جو یہاں میں ساتھ لایا ہوں، تمہارے ہیں۔ لڑکے نے کہا: میں کسی کو شفاء نہیں دیتا، شفا صرف اللہ دیتا ہے۔ اگر تم اللہ پر ایمان لے آؤ، تو میں اللہ سے دعا کروں گا، پس وہ تمہیں شفاء عطا فرما دے گا۔ چنانچہ وہ اللہ پر ایمان لے آیا اور اللہ نے اسے شفاء عطا فرما دی۔ وہ (ٹھیک ہونے کے بعد) بادشاہ کے پاس آیا اور اس کے پاس اس طرح بیٹھ گیا، جیسے وہ بیٹھا کرتا تھا، بادشاہ نے اسے دیکھا تو پوچھا، تیری بینائی کس نے بحال کر دی؟ اس نے کہا: میرے رب نے۔ بادشاہ نے کہا، کیا میرے علاوہ تیرا کوئی اور رب ہے؟ اس نے کہا، میرا اور تیرا رب (صرف ایک) اللہ ہے۔ بادشاہ نے اسے گرفتار کر لیا اور اس کو سزا دیتا رہا حتی کہ اس نے لڑکے کا پتہ بتا دیا، چنانچہ لڑکے کو (بادشاہ کی خدمت میں) لایا گیا، بادشاہ نے اس سے کہا، تیرے جادو کا کمال اس حد تک پہنچ گیا ہے کہ تو مادر زاد اندھے اور کوڑھی کو درست کر دیتا ہے اور بھی فلاں فلاں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کام کر لیتا ہے! لڑکے نے کہا، میں کسی کو شفاء نہیں دیتا، شفا دینے والا اللہ ہے۔ بادشاہ نے اسے بھی گرفتار کر لیا اور اسے سزا دیتا رہا، حتی کہ اس نے راہب کا پتہ بتلا دیا۔ پس راہب کو پیش کیا گیا، راہب سے کہا گیا کہ تم اپنے دین سے پھر جاؤ! اس نے انکار کر دیا، بادشاہ نے آرہ منگوایا اور اس آرے کو اس کے سر کے عین درمیان (مانگ والے مقام) پر رکھ دیا گیا اور اس کے سر کو چیر دیا، یہاں تک کہ اس کے سر کے دو حصے ہو گئے۔ پھر بادشاہ کے ہم نشیں (درباری) کو لایا گیا اور اس سے کہا گیا کہ اپنے دین سے پھر جا! اس نے بھی انکار کر دیا۔ چنانچہ آرہ اس کے سر کے مانگ والے مقام پر رکھ دیا گیا اور اس کے سر کو چیر دیا، جس سے اس کے سر کے بھی دو ٹکڑے ہو گئے۔ پھر لڑکے کر پکڑ کر لایا گیا، اس سے کہا گیا، اپنے دین سے پھر جا، اس نے انکار کر دیا، بادشاہ نے اسے اپنے چند خاص آدمیوں کے سپرد کر دیا اور کہا کہ اسے فلاں فلاں پہاڑ پر لے جاؤ، اس پر اسے چڑھاؤ، جب تم اس کی چوٹی پر پہنچ جاؤ (تو اس سے اس کے دین کی بابت پوچھو) اگر یہ اپنے دین سے پھر جائے تو ٹھیک ہے، ورنہ اسے وہاں سے نیچے پھینک دو! چنانچہ وہ اسے لے گئے اور اسے پہاڑ پر لے کر چڑھے، تو لڑکے نے دعا کی، اے اللہ! تو ان کے مقابلے میں، جیسے تو چاہے، مجھے کافی ہو جا! چنانچہ پہاڑ لرزا، جس سے سب نیچے گر گئے۔ لڑکا بادشاہ کے پاس آ گیا، بادشاہ نے اس سے پوچھا، تیرے ساتھیوں نے کیا کیا؟ (یعنی کیا انہوں نے تجھے پہاڑ کی چوٹی سے نہیں گرایا؟) لڑکے نے کہا، ان کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ مجھے کافی ہو گیا۔ بادشاہ نے اسے پھر اپنے چند خاص آدمیوں کے سپرد کیا اور ان سے کہا کہ اسے لے جاؤ اور کشتی میں سوار کرا او اور سمندر کے درمیان لے جا کر (اس سے پوچھو) اگر یہ اپنے دین سے پھر جائے تو ٹھیک ہے، ورنہ اسے سمندر میں پھینک دو!

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ وہ اسے لے گئے، اس نے کشتی میں بیٹھ کر دعا کی، اے اللہ! ان کے مقابلے میں، جیسے تو چاہے، مجھے کافی ہوجا! چنانچہ کشتی الٹ گئی اور سب پانی میں ڈوب گئے۔ یہ لڑکا پھر بادشاہ کے پاس آگیا، بادشاہ نے اس سے پوچھا: تیرے ساتھیوں نے کیا کیا؟ (یعنی انہوں نے تجھے سمندر میں نہیں پھینکا؟) لڑکے نے کہا، اللہ تعالیٰ ان کے مقابلے میں مجھے کافی ہوگیا۔ پھر لڑکے نے بادشاہ سے کہا، تو مجھ اس وقت تک قتل نہیں کرسکتا، جب تک تو وہ طریقہ اختیار نہ کرے جو میں تجھے بتلاؤں؟ بادشاہ نے کہا، وہ کیا ہے؟ اس نے کہا، تو ایک کھلے میدان میں لوگوں کو جمع کر اور مجھے سولی دینے کے لیے ایک تنے پر چڑھا، پھر میرے ترکش سے ایک تیر لے کر اسے کمان کے چلے پر رکھ کر کہو، اللہ کے نام سے، جو اس نوجوان کا رب ہے، پھر مجھ پر تیر چلا دو، سو جب تم یہ کام کرلو گے، تو مجھے مار سکو گے، بادشاہ نے تمام لوگوں کو ایک میدان میں جمع کیا اور غلام کو ایک تنے پر لٹکا دیا، پھر اس کے ترکش سے ایک تیر لیا اور تیر کو کمان کے چلہ پر رکھا، پھر کہا، اللہ کے نام سے، جو اس نوجوان کا رب ہے، پھر اسے تیر مارا اور تیر اس کی کنپٹی پر لگا، تو لڑکے نے اپنا ہاتھ اپنی کنپٹی پر تیر لگنے کی جگہ پر رکھ لیا اور مر گیا، لوگ کہنے لگے، ہم نوجوان کے رب پر ایمان لائے، ہم نوجوان کے رب پر ایمان لائے، ہم نے نوجوان کے رب کو مان لیا، بادشاہ کو آ کر اطلاع دی گئی کہ دیکھئے، جس بات کا آپ کو خطرہ یا دھڑکا تھا، اللہ کی قسم! اس اندیشہ نے حقیقت کا روپ دھار لیا، لوگ ایمان لا چکے ہیں، تو اس نے گلیوں کے دہانوں پر کھائیاں (خندقیں) کھودنے کا حکم دیا، ان کو کھودا گیا اور آگیں روشن کی گئیں اور کہا، جو اپنے دین سے واپس نہ آئے تو انہیں ان میں جلا دو، یا اسے کہا جائے، کودو، چھلانگ لگاؤ، بادشاہ کے کارندوں نے ایسا کیا، حتی کہ ایک عورت آئی اور اس کے ساتھ اس کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بچہ تھا، اس نے اس میں گرنے سے پس و پیش کی (جھجکی) تو بچے نے اسے کہا، اے میری ماں! صبر کر، ثابت قدم رہ، کیونکہ تو حق پر ہے۔''

صبر اختیار کرنے کی اہمیت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُبَوِّئَنَّهُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ط نِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ﴿٥٨﴾ الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَ عَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿٥٩﴾ ﴾ (العنکبوت : 58، 59)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اور جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل کیے، ہم انھیں جنت کے بالا خانوں میں ضرور جگہ دیں گے، ان کے نیچے نہریں جاری ہوں گی، وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے، (نیک) عمل کرنے والا کا اجر بہت اچھا ہے۔ جن لوگوں نے صبر کیا اور وہ اپنے رب ہی پر توکل کرتے ہیں۔''

حدیث 16

((وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم بِامْرَأَةٍ تَبْكِي عِنْدَ قَبْرٍ فَقَالَ: اتَّقِي اللّٰهَ وَاصْبِرِي، فَقَالَتْ: إِلَيْكَ عَنِّي، فَإِنَّكَ لَمْ تُصَبْ بِمُصِيبَتِي! وَلَمْ تَعْرِفْهُ، فَقِيلَ لَهَا: إِنَّهُ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم، فَأَتَتْ بَابَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم، فَلَمْ تَجِدْ عِنْدَهُ بَوَّابِينَ، فَقَالَتْ: لَمْ أَعْرِفْكَ، فَقَالَ: إِنَّمَا الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُولَى.)) [1]

''اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک عورت کے پاس سے گزرے جو ایک قبر پر بیٹھی رو رہی تھی، آپ نے اس سے ارشاد فرمایا: اللہ سے ڈر اور صبر اختیار کر۔ اس نے کہا، مجھ سے دور ہو جا! تجھے وہ مصیبت نہیں پہنچی

[1] صحیح بخاری، کتاب الجنائز، رقم: 1283، صحیح مسلم، کتاب الجنائز.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جو مجھے پہنچی ہے۔ اس نے رسول اللہ ﷺ کو نہیں پہچانا (اس لیے فرط غم میں اس نے نازیبا انداز اختیار کیا) بعد میں اس کو بتلایا گیا کہ وہ تو نبی ﷺ تھے۔ چنانچہ (یہ سن کر) وہ آپ کے دروازے پر آئی، وہاں دربانوں کو نہیں پایا، آ کر اس نے کہا کہ میں نے آپ کو نہیں پہچانا۔ آپ نے اسے (پھر وعظ کرتے ہوئے) فرمایا: صبر تو یہی ہے کہ صدمے کے آغاز میں کیا جائے (بعد میں تو صبر آ ہی جاتا ہے) مسلم کی ایک اور روایت میں ہے کہ یہ قبر اس کے بچے کی تھی جس پر وہ رو رہی تھی۔"

غصے کی مذمت کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِي السَّرَّآءِ وَ الضَّرَّآءِ وَ الْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَ الْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ؕ وَ اللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۚ۝۱۳۴ ﴾ (آل عمران : 134)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "وہ لوگ جو خوشی اور سختی کے موقع پر (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتے ہیں اور غصہ پی جانے والے اور لوگوں کو معاف کر دینے والے ہیں۔ اور اللہ نیکو کاروں کو پسند کرتا ہے۔"

حدیث 17

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: أَوْصِنِي ، قَالَ: لَا تَغْضَبْ ، فَرَدَّدَ مِرَارًا ، قَالَ: لَا تَغْضَبْ .)) [1]

"اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے درخواست کی کہ مجھے وصیت فرمایئے! آپ نے ارشاد فرمایا: غضب ناک نہ ہوا کرو۔ اس نے کئی مرتبہ اپنی درخواست دہرائی، آپ نے (ہر مرتبہ) اسے یہی

[1] صحیح بخاری، کتاب الأدب، رقم: 6116.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وصیت کی۔ ''غصہ مت کیا کرو!''

حدیث 18

((وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ الْجُهَنِيِّ ، عَنْ أَبِيْهِ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ كَظَمَ غَيْظًا وَهُوَ يَسْتَطِيْعُ أَنْ يُنَفِّذَهُ دَعَاهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رُءُوْسِ الْخَلَائِقِ حَتّٰى يُخَيِّرَهُ فِي أَيِّ الْحُوْرِ شَاءَ.)) [1]

''اور حضرت معاذ بن انس جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص غصہ ضبط کر لے حالانکہ وہ اسے کر گزرنے کی استطاعت رکھتا ہو، تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے لوگوں کے سامنے بلائے گا اور اسے اختیار دے گا کہ وہ جس حور کو چاہے منتخب کر لے۔''

طاعون کی بیماری میں صبر کرنے کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَ جَآءُوْ عَلٰى قَمِيْصِهٖ بِدَمٍ كَذِبٍ ؕ قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا ؕ فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ ؕ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ ۝۱۸﴾

(یوسف: 18)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور وہ اس کی قمیض پر جھوٹ موٹ کا خون بھی لگا لائے، اس (یعقوب) نے کہا: (حقیقت یہ نہیں) بلکہ تمھارے نفسوں نے تمھارے لیے ایک (بری) بات آراستہ کر دی ہے، لہٰذا صبر ہی بہتر ہے، اور اس پر اللہ ہی سے مدد مطلوب ہے جو تم بیان کرتے ہو۔''

حدیث 19

((وَعَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا أَخْبَرَتْنَا أَنَّهَا سَأَلَتْ رَسُولَ

[1] سنن ابی داؤد، کتاب الأدب، رقم: 4777۔ محدث البانی نے اسے ''حسن'' کہا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهِ ﷺ عَنِ الطَّاعُون ، فَأَخْبَرَهَا أَنَّهُ كَانَ عَذَابًا يَبْعَثُهُ اللّٰهُ عَلَى مَنْ يَشَاءُ ، فَجَعَلَهُ اللّٰهُ رَحْمَةً لِلْمُؤْمِنِينَ ، فَلَيْسَ مِنْ عَبْدٍ يَقَعُ الطَّاعُونُ فَيَمْكُثُ فِي بَلَدِهِ صَابِرًا يَعْلَمُ أَنَّهُ لَنْ يُصِيبَهُ إِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ إِلَّا كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ الشَّهِيدِ .))[1]

''اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے طاعون کے بارے میں پوچھا، آپ نے انہیں بتلایا کہ یہ عذاب تھا، جس پر اللہ تعالیٰ چاہتا، اسے نازل فرماتا، اب اللہ نے اسے مومنوں کے لیے رحمت (کا ذریعہ) بنا دیا ہے۔ اب جو بندہ بھی اس طاعون کی بیماری میں مبتلا ہو جائے اور وہ اپنے (طاعون زدہ) شہر میں ہی صبر کرتا ہوا، ثواب آخرت کی نیت سے ٹھہرا رہے، اسے یقین ہو کہ اسے وہی کچھ پہنچے گا، جو اللہ نے اس کے لیے لکھ دیا ہے، تو ایسے شخص کے لیے شہید کی مثل اجر ہے۔''

غم اور تکلیف میں صبر کرنے پر گناہوں کی معافی

قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: ﴿ أُولَٰئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوا وَيُلَقَّوْنَ فِيهَا تَحِيَّةً وَسَلَامًا ﴾ (الفرقان : 75)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''انھی لوگوں کو ان کے صبر کے بدلے میں (جنت کے) بالا خانے جزا میں دیے جائیں گے، اور وہاں دعا اور سلام کے ساتھ ان کا استقبال ہوگا۔''

حدیث 20

((وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

[1] صحیح بخاری، کتاب الطب، رقم :5734.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قَالَ: مَا يُصِيبُ الْمُسْلِمَ مِنْ نَصَبٍ وَلَا وَصَبٍ وَلَا هَمٍّ وَلَا حُزْنٍ وَلَا أَذًى وَلَا غَمٍّ، حَتَّى الشَّوْكَةِ يُشَاكُهَا إِلَّا كَفَّرَ اللَّهُ بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ.)) [1]

''اور حضرت ابوسعید اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کو جو بھی تکان، بیماری، فکر، غم اور تکلیف پہنچتی ہے، حتی کہ کانٹا بھی چبھتا ہے تو اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے۔''

لوگوں کے ظلم وستم پر صبر کرنا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَ مَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ ؕ وَ لَنَجْزِيَنَّ الَّذِيْنَ صَبَرُوْۤا اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝۹۶ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ وَ لَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝۹۷﴾ (النحل : 96، 97)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''جو کچھ تمھارے پاس ہے وہ فنا ہو جائے گا، اور جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ (ہمیشہ) باقی رہنے والا ہے۔ اور جن لوگوں نے صبر کیا ہم ضرور انھیں ان کا اجر وثواب ان بہترین اعمال کے بدلے میں دیں گے جو وہ کرتے تھے۔ جس نے نیک عمل کیے، مرد ہو یا عورت، جبکہ وہ مومن ہو تو ہم ضرور اسے پاکیزہ زندگی بسر کرائیں گے، اور ہم انھیں ضرور ان کا اجر وثواب ان بہترین اعمال کے بدلے میں دیں گے جو وہ کرتے تھے۔''

---

[1] صحيح بخاري، كتاب المرضى، رقم: 5641، 5642، صحيح مسلم، كتاب البر.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث 21

((وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَحْكِي نَبِيًّا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ، ضَرَبَهُ قَوْمُهُ فَأَدْمَوْهُ وَهُوَ يَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ، وَيَقُولُ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِي فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ.)) [1]

''اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں، گویا میں رسول اللہ ﷺ کو انبیاء علیہم السلام میں سے کسی نبی کا واقعہ بیان کرتے ہوئے دیکھ رہا ہوں، جس کو اس کی قوم نے مار کر لہولہان کر دیا اور وہ اپنے چہرے سے خون پونچھتا ہوا کہہ رہا ہے، یا اللہ میری قوم کو معاف فرما دے، اس لیے کہ وہ بے علم ہے۔''

سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے صبر کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ إِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؕ أُولٰٓئِكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ اَجْرٌ كَبِيْرٌ ۝ ﴾ (هود: 11)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''مگر جن لوگوں نے صبر کیا اور نیک عمل کیے، انھی کے لیے بخشش اور بہت بڑا اجر ہے۔''

حدیث 22

((وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ حُنَيْنٍ آثَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أُنَاسًا فِي الْقِسْمَةِ: فَأَعْطَى الْأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ مِائَةً مِنَ الْإِبِلِ، وَأَعْطَى عُيَيْنَةَ بْنَ حِصْنٍ مِثْلَ ذٰلِكَ، وَأَعْطَى أُنَاسًا مِنْ أَشْرَافِ الْعَرَبِ فَآثَرَهُمْ يَوْمَئِذٍ فِي الْقِسْمَةِ. فَقَالَ

[1] صحیح بخاری، کتاب الجهاد، رقم: 3477.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رَجُلٌ: وَاللّٰهِ إِنَّ هٰذِهِ الْقِسْمَةَ مَا عُدِلَ فِيهَا، وَمَا أُرِيدَ بِهَا وَجْهُ اللّٰهِ، فَقُلْتُ: وَاللّٰهِ لَأُخْبِرَنَّ النَّبِيَّ ﷺ فَأَتَيْتُهُ فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا قَالَ: فَتَغَيَّرَ وَجْهُهُ حَتّٰى كَانَ كَالصِّرْفِ. ثُمَّ قَالَ: فَمَنْ يَعْدِلُ إِذْ لَمْ يَعْدِلِ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ؟ قَالَ ثُمَّ قَالَ: يَرْحَمُ اللّٰهُ مُوسٰى قَدْ أُوذِيَ بِأَكْثَرَ مِنْ هٰذَا فَصَبَرَ. فَقُلْتُ: لَا جَرَمَ لَا أَرْفَعُ إِلَيْهِ بَعْدَهَا حَدِيثًا.)) [1]

''اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حنین کا دن ہوا (یعنی جنگ حنین کا واقعہ ہے کہ) رسول اللہ ﷺ نے مال غنیمت کی تقسیم میں کچھ لوگوں کو (تالیف قلب کے طور پر) ترجیح دی (یعنی انہیں دوسرے لوگوں کے مقابلے میں زیادہ اچھا مال عطا کیا) پس آپ نے اقرع بن حابس کو سو اونٹ دیئے اور عیینہ بن حصن کو بھی اس کے مثل دیئے اور بعض اشراف عرب کو آپ نے عطیے دیئے اور انہیں بھی اس روز تقسیم میں ترجیح دی۔ ایک شخص نے (یہ دیکھ کر) کہا، اللہ کی قسم! اس تقسیم میں عدل کے تقاضے پورے نہیں کیے گئے اور اللہ کی رضامندی اس میں پیش نظر نہیں رکھی گئی (حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس کے یہ الفاظ سنے) اور کہا کہ اللہ کی قسم! میں رسول اللہ ﷺ کو ضرور ان سے آگاہ کروں گا، چنانچہ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس شخص نے جو کچھ کہا تھا، عرض کیا، پس رسول اللہ ﷺ کا چہرہ متغیر ہو گیا حتی کہ وہ ایسے ہو گیا جسے سرخ رنگ ہے۔ پھر آپ نے فرمایا: ''پھر کون انصاف کرے گا جب اللہ اور اس کا رسول انصاف نہیں کرے گا؟ پھر مزید فرمایا: اللہ تعالیٰ موسیٰ علیہ السلام پر رحم فرمائے انہیں اس سے بھی زیادہ ایذائیں پہنچائی گئیں، لیکن انہوں نے صبر کیا، پس میں

[1] صحيح مسلم، كتاب الزكوٰة، رقم: 2447.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے (اپنے دل میں) کہا، یقیناً میں آئندہ آپ تک کوئی بات نہیں پہنچاؤں گا۔''

صبر و رضا کا مظاہرہ کرنے والے کے لیے اللہ کی رضا کا بیان

حدیث 23

((وَعَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: إِذَا أَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدِهِ الْخَيْرَ عَجَّلَ لَهُ الْعُقُوبَةَ فِي الدُّنْيَا، وَإِذَا أَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدِهِ الشَّرَّ أَمْسَكَ عَنْهُ بِذَنْبِهِ حَتَّى يُوَافِيَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.)) [1]

''اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کو (اس کے گناہوں کی سزا) جلد ہی دنیا میں دے دیتا ہے (یعنی تکلیفوں اور آزمائشوں کے ذریعے سے اس کے گناہوں کی معافی کا سامان پیدا کر دیتا ہے) اور جب اپنے بندے کے ساتھ برائی کا ارادہ کرتا ہے تو اس سے اس کے گناہ کی سزا (دنیا میں) روک لیتا ہے، یہاں تک کہ قیامت والے دن اس کو پوری سزا دے گا۔''

غصے کے وقت اپنے نفس پر قابو رکھنے کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ وَ الَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَ الْفَوَاحِشَ وَ اِذَا مَا غَضِبُوْا هُمْ يَغْفِرُوْنَ ﴾ (الشوریٰ: 37)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور وہ لوگ جو بڑے گناہوں سے اور بے حیائیوں سے بچتے ہیں اور جب بھی غصے ہوتے ہیں وہ معاف کر دیتے ہیں۔''

[1] سنن ترمذی، ابواب الزهد، رقم: 2142۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث 24

((وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيْسَ الشَّدِيْدُ بِالصُّرَعَةِ، إِنَّمَا الشَّدِيْدُ الَّذِى يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ.)) [1]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''طاقت ور وہ نہیں ہے جو پچھاڑ دے، اصل طاقت ور (پہلوان) وہ ہے جو غصے کے وقت اپنے نفس پر قابو رکھے۔''

حدیث 25

((وَعَنْ سُلَيْمَانُ بْنُ صُرَدٍ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلَان عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ عِنْدَهُ جُلُوسٌ وَأَحَدُهُمَا يَسُبُّ صَاحِبَهُ مُغْضَبًا قَدِ احْمَرَّ وَجْهُهُ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّى لَأَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ لَوْ قَالَ أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ فَقَالُوا لِلرَّجُلِ أَلَا تَسْمَعُ مَا يَقُولُ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّى لَسْتُ بِمَجْنُونٍ.)) [2]

''اور حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دو آدمیوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں جھگڑا کیا، ہم بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے۔ ایک شخص دوسرے کو غصہ کی حالت میں گالی دے رہا تھا اور اس کا چہرہ سرخ تھا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں کہ اگر یہ شخص اسے کہہ لے تو اس کا غصہ دور ہو جائے۔ اگر یہ ''اعوذ باللّٰہ

1. صحیح بخاری، کتاب الأدب، رقم: 6114.
2. صحیح بخاری، کتاب الأدب، رقم: 6115.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

من الشیطن الرجیم" کہہ لے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے اس سے کہا کہ سنتے نہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کیا فرمار ہے ہیں؟ اس نے کہا کہ کیا میں دیوانہ ہوں؟"

کسی کے ناروا سلوک پر صبر کرنا

حدیث 26

((وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: سَتَكُونُ أَثَرَةٌ وَأُمُورٌ تُنْكِرُونَهَا! قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَمَا تَأْمُرُنَا؟ قَالَ تُؤَدُّونَ الْحَقَّ الَّذِي عَلَيْكُمْ، وَتَسْأَلُونَ اللّٰهَ الَّذِي لَكُمْ.)) [1]

"اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے بعد (ناروا) ترجیح دینے کا عمل ہوگا اور ایسے کام ہوں گے جنہیں تم برا سمجھو گے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے سوال کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! (ان حالات میں) آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ (یعنی ہم کیا کریں؟) آپ نے فرمایا کہ "تم وہ حق ادا کرو، جو تمہارے ذمے ہوں اور جو تمہارے حق (دوسروں کے ذمے ہوں) ان کا سوال اللہ سے کرو۔"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو صبر کرنے کی وصیت

حدیث 27

((وَعَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلَا تَسْتَعْمِلُنِي كَمَا اسْتَعْمَلْتَ فُلَانًا قَالَ: إِنَّكُمْ

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الانبیاء، رقم: 3603، صحیح مسلم، کتاب الامارۃ، رقم: 4775.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

سَتَلْقَوْنَ بَعْدِی أُثْرَةً، فَاصْبِرُوا حَتَّی تَلْقَوْنِی عَلَی الْحَوْضِ .)) [1]

''اور حضرت ابو یحییٰ اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک انصاری آدمی نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ مجھے عامل کیوں نہیں بناتے (کسی سرکاری کام پر مقرر نہیں فرماتے) جس طرح فلاں شخص کو آپ نے عامل بنایا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: تم میرے بعد اس صورت حال سے دوچار ہو گے کہ دوسروں کو ترجیح دی جائے گی، پس تم صبر کرنا، یہاں تک کہ مجھے (قیامت والے دن) حوض پر ملو۔''

شکر گزار مال دار کی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ۚ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ۝﴾ (آل عمران: 92)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''تم ہرگز بھلائی نہ پاسکو گے جب تک ان چیزوں میں سے اللہ کی راہ میں خرچ نہ کرو جنھیں تم پسند کرتے ہو، اور تم جو بھی چیز خرچ کرو گے تو بے شک اللہ اسے خوب جاننے والا ہے۔''

حدیث 28

((وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ ﷺ: لَا حَسَدَ إِلَّا فِی اثْنَتَيْنِ: رَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا، فَسُلِّطَ عَلَی هَلَكَتِهِ فِی الْحَقِّ، وَرَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ الْحِكْمَةَ فَهُوَ يَقْضِی بِهَا وَيُعَلِّمُهَا .)) [2]

---

1. صحیح بخاری، کتاب المناقب، رقم: 3792.
2. صحیح بخاری، کتاب العلم، رقم: 73، صحیح مسلم، رقم: 1/ 544.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صرف دو خصلتوں پر رشک کرنا جائز ہے۔ ایک اس آدمی کی خصلت جسے اللہ نے مال سے نوازا، پھر اسے حق کی راہ میں خرچ کرنے کی ہمت بھی دی اور دوسرے اس آدمی کی خصلت پر جسے اللہ نے حکمت و دانائی عطا فرمائی اور وہ اس کے ساتھ فیصلہ کرتا اور دوسروں کو بھی سکھاتا ہے۔“

مل جل کر رہنے کی ایذا رسانی پر صبر کرنے کا بیان

حدیث 29

((وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: الْمُسْلِمُ إِذَا كَانَ مُخَالِطًا النَّاسَ، وَيَصْبِرُ عَلَى أَذَاهُمْ، خَيْرٌ مِنَ الْمُسْلِمِ الَّذِي لَا يُخَالِطُ النَّاسَ، وَلَا يَصْبِرُ عَلَى أَذَاهُمْ.)) [1]

”اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو مومن لوگوں کے ساتھ مل جل کر رہتا ہے اور ان کی ایذا رسانی پر صبر کرتا ہے وہ اس مومن سے بہتر ہے جو لوگوں کے ساتھ مل کر نہیں رہتا اور ان کی ایذا پر صبر نہیں کرتا۔“

اللہ عزوجل کا صبر و تحمل

حدیث 30

((وَعَنْ أَبِي مُوسَى رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَيْسَ أَحَدٌ۔ أَوْ لَيْسَ شَيْءٌ۔ أَصْبَرَ عَلَى أَذًى سَمِعَهُ مِنَ اللَّهِ، إِنَّهُمْ لَيَدْعُونَ لَهُ

[1] سنن الترمذی، کتاب القیامة، رقم: 2507، سنن ابن ماجه، رقم: 4032، سلسلة الصحيحة، رقم: 939.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

وَلَدًا ، وَإِنَّهُ لَيُعَافِيهِمْ وَيَرْزُقُهُمْ .)) ❶

''اور حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی شخص تکلیف دہ بات سن کر اللہ عزوجل سے زیادہ صبر کرنے والا نہیں ہے۔ بلاشبہ وہ (لوگ) اس کے لیے اولاد ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں اور وہ اس کے باوجود انہیں عافیت دیتا ہے اور رزق دیتا ہے۔''

لوگوں کا شکریہ ادا کرنے کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ إِنَّهُ كَانَ عَبْدًا شَكُورًا ﴾ (بنی اسرائیل : 3)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''بے شک وہ شکر گزار بندہ تھا۔''

حدیث 31

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : مَنْ لَا يَشْكُرُ النَّاسَ لَا يَشْكُرُ اللّٰهَ .)) ❷

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو لوگوں کا شکریہ ادا نہ کرے، وہ اللہ کا شکر ادا نہیں کرے گا۔''

اللہ تعالیٰ سے صبر کی توفیق مانگنے کا بیان

حدیث 32

((وَعَنْ عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ:] قَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ: أَلَا أُرِيكَ امْرَأَةً مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَقُلْتُ: بَلَى قَالَ: هَذِهِ الْمَرْأَةُ السَّوْدَاءُ أَتَتِ

---

❶ صحيح بخاری، كتاب الأدب، رقم :6099.

❷ الأدب المفرد: 12 (4811)، مسند احمد : : 295/ 2، 303، 461۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ: إِنِّي أُصْرَعُ وَإِنِّي أَتَكَشَّفُ فَادْعُ اللّٰهَ لِي قَالَ: إِنْ شِئْتِ صَبَرْتِ وَلَكِ الْجَنَّةُ وَإِنْ شِئْتِ دَعَوْتُ اللّٰهَ أَنْ يُعَافِيَكِ فَقَالَتْ: أَصْبِرُ فَقَالَتْ إِنِّي أَتَكَشَّفُ فَادْعُ اللّٰهَ لِي أَنْ لَا أَتَكَشَّفَ فَدَعَا لَهَا .)) [1]

''اور حضرت عطاء بن ابی رباح کا بیان ہے کہ مجھے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کیا میں تجھے ایک جنتی عورت نہ دکھاؤں؟ میں نے کہا ضرور دکھائیں۔ انہوں نے کہا یہ وہ سیاہ رنگ عورت ہے جس نے نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہو کر کہا تھا کہ میں بے ہوش ہو کر برہنہ ہو جاتی ہوں، آپ میرے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کریں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اگر چاہتی ہو تو صبر کرو تمہیں جنت ملے گی اور اگر چاہتی ہو تو میں اللہ سے دعا کر دیتا ہوں کہ تمہیں عافیت دے دے۔ اس نے عرض کیا میں برہنہ ہو جاتی ہوں آپ میرے اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ میں برہنہ نہ ہوں۔ آپ نے اس کے لیے دعا فرمائی۔''

حدیث 33

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الزَّرْعِ لَا تَزَالُ الرِّيَاحُ تُفَيِّئُهُ وَلَا يَزَالُ الْمُؤْمِنُ يُصِيبُهُ بَلَاءٌ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ شَجَرَةِ الْأَرْزِ لَا تَهْتَزُّ حَتَّى تُحْصَدَ .)) [2]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مومن کی مثال کھیتی کی مانند ہے ہوائیں اسے لہراتی رہتی ہیں اور مومن کو نمی پہنچتی رہتی ہے اور منافق کی مثال صنوبر کے درخت کی مانند ہے جو حرکت نہیں کرتا حتیٰ کہ اسے کاٹ دیا جاتا ہے۔''

[1] صحيح بخاری، المرضی، رقم: 5652. [2] مسند احمد: 234/2.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث 34

((وَعَنْ أَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا الْقَاسِمِ ﷺ يَقُوْلُ: اِنَّ اللّٰهَ قَالَ: يَا عِيسَى إِنِّى بَاعِثٌ [مِنْ] بَعْدِكَ أُمَّةً إِنَّ أَصَابَهُمْ مَا يُحِبُّوْنَ حَمِدُوْا وَإِنَّ أَصَابَهُمْ مَا يَكْرَهُوْنَ احْتَسَبُوْا وَصَبَرُوْا وَلَا حِلْمَ وَلَا عِلْمَ قَالَ: يَا رَبِّ كَيْفَ يَكُوْنُ هٰذَا وَلَا حِلْمَ وَلَا عِلْمَ قَالَ: أَعْطِيْهِمْ مِنْ حِلْمِیْ وَعِلْمِیْ .)) [1]

''اور حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ابوالقاسم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے عیسیٰ (علیہ السلام)! میں تیرے بعد ایک ایسی امت پیدا کرنے والا ہوں کہ اگر انہیں خوشی نصیب ہوگی تو (شکر کے طور پر) الحمد للہ کہیں گے اور اگر انہیں تکلیف پہنچے گی تو وہ ثواب کی نیت سے صبر کریں گے۔ نہ حلم ہوگا نہ علم۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں انہیں اپنا حلم وعلم عطا کروں گا۔''

حدیث 35

((وَعَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهِ خَيْرًا يُصِبْ مِنْهُ .)) [2]

''اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ جس سے بھلائی کرنا چاہے اسے تکلیف میں مبتلا کر دیتا ہے۔''

حدیث 36

((وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِی وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَیُّ

[1] مستدرك حاكم: 348/1۔ ذہبی نے حاکم کے ساتھ اتفاق کیا ہے۔

[2] صحیح بخاری، کتاب المرضی، رقم: 5645.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

النَّاسِ أَشَدُّ بَلَاءً قَالَ: الْأَنْبِيَاءُ ثُمَّ الْأَمْثَلُ فَالْأَمْثَلُ يُبْتَلَى الْعَبْدُ عَلَى حَسَبِ دِينِهِ فَإِنْ كَانَ فِي دِينِهِ صُلْبًا اشْتَدَّ بَلَاؤُهُ وَإِنْ كَانَ فِي دِينِهِ رِقَّةٌ ابْتُلِيَ عَلَى حَسَبِ دِينِهِ فَمَا يَبْرَحُ الْبَلَاءُ بِالْعَبْدِ حَتَّى يَتْرُكَهُ يَمْشِي عَلَى الْأَرْضِ وَمَا عَلَيْهِ مِنْ خَطِيئَةٍ .)) [1]

''اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! لوگوں میں سے زیادہ تکلیف کسے پہنچائی جاتی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انبیاء کو۔ پھر انہیں جو زیادہ فرمانبردار ہوں۔ پھر انہیں جو فرمانبرداری میں ان کے بعد ہوں۔ آدمی کو اس کی دین (سے محبت) کے مطابق آزمایا جاتا ہے۔ اگر وہ دین میں مضبوط ہو تو اس کی آزمائش سخت ہوتی ہے اور اگر وہ دین میں کمزور ہو تو اللہ تعالیٰ اسے دین کے مطابق آزماتا ہے (اللہ کے نیک) بندے پر آزمائش جاری رہتی ہے حتیٰ کہ وہ زمین پر بے گناہ ہو کر چلتا ہے۔''

اللہ تعالیٰ کا سب سے زیادہ شکر ادا کرنے کا بیان

حدیث 37

((وَعَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: إِنَّ أَشْكَرَ النَّاسِ لِلّٰهِ أَشْكَرُهُمْ لِلنَّاسِ .)) [2]

''اور حضرت اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں میں سب سے زیادہ اللہ کا شکر کرنے والا وہ شخص ہے جو لوگوں کا سب

[1] سنن ابن ماجه، کتاب الفتن، رقم: 4013.
[2] مسند احمد: 5/212۔ شیخ شعیب نے اسے ''صحیح لغیرہ'' کہا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے زیادہ شکر گزار ہو۔"

ثواب کی نیت سے صبر کرنے کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَ كَاَيِّنْ مِّنْ نَّبِيٍّ قٰتَلَ ۙ مَعَهٗ رِبِّيُّوْنَ كَثِيْرٌ ۚ فَمَا وَهَنُوْا لِمَاۤ اَصَابَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ مَا ضَعُفُوْا وَ مَا اسْتَكَانُوْا ؕ وَ اللّٰهُ يُحِبُّ الصّٰبِرِيْنَ ۝۱۴۶﴾ (آل عمران : 146)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "اور کتنے ہی نبی گزرے جن کے ساتھ مل کر بہت سے اللہ والوں نے جہاد کیا، انھیں اللہ کی راہ میں جو تکلیفیں پہنچیں انھوں نے ہمت نہ ہاری اور نہ کمزوری دکھائی اور نہ وہ (کافروں سے) دبے، اور اللہ صبر کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔"

حدیث 38

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يَقُولُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: مَنْ أَذْهَبْتُ حَبِيبَتَيْهِ فَصَبَرَ وَاحْتَسَبَ لَمْ أَرْضَ لَهُ ثَوَابًا دُونَ الْجَنَّةِ.)) [1]

"اور نبی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں جس کی دونوں آنکھیں لے لوں پھر وہ ثواب کی نیت سے صبر کرلے تو میں اس کے لیے جنت سے کم ثواب پر راضی نہیں ہوں گا۔"

کھانے پینے کے بعد اللہ کا شکر ادا کرنے کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿اِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنْكُمْ ۟ وَ لَا يَرْضٰى لِعِبَادِهِ

[1] سنن ترمذی، کتاب الزهد، رقم: 2401۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے "صحیح" کہا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْكُفْرَ ۚ وَإِنْ تَشْكُرُوا يَرْضَهُ لَكُمْ ۗ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ ۗ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّكُمْ مَرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۚ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ﴾

(الزمر : 7)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اگر تم ناشکری کرو تو یقیناً اللہ تم سے بہت بے پروا ہے اور وہ اپنے بندوں کے لیے ناشکری پسند نہیں کرتا اور اگر تم شکر کرو تو وہ اسے تمھارے لیے پسند کرے گا اور کوئی بوجھ اٹھانے والی (جان) کسی دوسری کا بوجھ نہیں اٹھائے گی، پھر تمھارا لوٹنا تمھارے رب ہی کی طرف ہے تو وہ تمھیں بتلائے گا جو کچھ تم کیا کرتے تھے۔ یقیناً وہ سینوں والی بات کو خوب جاننے والا ہے۔''

حدیث 39

((وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ اللّٰهَ لَيَرْضٰى عَنِ الْعَبْدِ اَنْ يَاْكُلَ الْاَكْلَةَ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا ، اَوْ يَشْرَبَ الشَّرْبَةَ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا .)) [1]

''اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ اس بات سے راضی ہوتا ہے کہ بندہ کھانا کھا کر اس کا شکر ادا کرے یا پانی پی کر اس کا شکر ادا کرے۔''

صحیح معنوں میں شکریہ ادا کرنے کا بیان

حدیث 40

((وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ أُعْطِيَ

[1] صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، رقم: 2734/89.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عَـطَـاءً فَـوَجَـدَ فَلْيَجْزِ بِهِ ، فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيُثْنِ بِهِ ، فَمَنْ أَثْنَى بِهِ فَقَدْ شَكَرَ ، وَمَنْ كَتَمَهُ فَقَدْ كَفَرَهُ .)) [1]

''اور رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جسے کوئی عطیہ دیا جائے تو وہ اس کا بدلہ دے اور اگر استطاعت نہ ہو تو اس کی تعریف کرے (یعنی اس کے لیے دعا کرے) جس نے اس کی تعریف کی اس نے شکر ادا کیا اور جس نے اسے چھپایا اس نے ناشکری کی۔''

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَصَحْبِهٖ أَجْمَعِيْنَ

[1] سنن ابو داؤد، كتاب الأدب، رقم: 4813، سنن ترمذی، رقم: 2120۔ محدث البانی نے اسے ''حسن'' کہا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست احادیث نبویہ

نمبر شمار	طرف الحدیث	صفحہ نمبر
1:	عَجَبًا لِأَمْرِ الْمُؤْمِنِ	14
2:	يَا عَائِشَةُ ، مَا فَعَلَتْ أَبْيَاتُكِ	15
3:	قَالَ عِظَمُ الْجزَاءِ مَعَ عِظَمِ الْبَلَاءِ	16
4:	إِذَا مَاتَ وَلَدُ الْعَبْدِ	17
5:	الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِى أَطْعَمَنِى هٰذَا	18
6:	أَنَّهُ كَانَ إِذَا جَائَهُ أَمْرُ سُرُورٍ أَوْ بُشِّرَ بِهِ	19
7:	غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ	19
8:	لَقَدْ أُوذِيتُ فِى اللّٰهِ وَمَا يُؤْذَى أَحَدٌ	20
9:	أَلَا أُرِيكَ امْرَأَةً مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ	21
10:	مَا لِعَبْدِى الْمُؤْمِنِ عِنْدِى جَزَاءٌ	23
11:	الطُّهُورُ شَطْرُ الْإِيمَانِ	23
12:	أَنَّ نَاسًا مِنَ الْأَنْصَارِ سَأَلُوا رَسُولَ اللّٰهِ	25
13:	لَمَّا ثَقُلَ النَّبِيُّ ﷺ جَعَلَ يَتَغَشَّاهُ	26
14:	إِنَّ ابْنِى قَدِ احْتُضِرَ فَاشْهَدْنَا	27
15:	كَانَ مَلِكٌ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ	28
16:	مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِامْرَأَةٍ تَبْكِى عِنْدَ قَبْرٍ	35
17:	لَا تَغْضَبْ ، فَرَدَّدَ مِرَارًا	36
18:	مَنْ كَظَمَ غَيْظًا وَهُوَ يَسْتَطِيعُ	37

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

19:	أَخْبَرَتْنَا أَنَّهَا سَأَلَتْ رَسُولَ اللّٰهِ عَنِ الطَّاعُونِ	37
20:	مَا يُصِيبُ الْمُسْلِمَ مِنْ نَصَبٍ	38
21:	كَأَنِّی أَنْظُرُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَحْكِی نَبِيًّا	40
22:	لَمَّا كَانَ يَوْمُ حُنَيْنٍ آثَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ	40
23:	إِذَا أَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدِهِ الْخَيْرَ عَجَّلَ لَهُ	42
24:	لَيْسَ الشَّدِيْدُ بِالصُّرَعَةِ	43
25:	اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ وَنَحْنُ عِنْدَهُ	43
26:	سَتَكُونُ أَثَرَةٌ وَأُمُورٌ تُنْكِرُونَهَا	44
27:	يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلَا تَسْتَعْمِلُنِی	44
28:	لَا حَسَدَ إِلَّا فِی اثْنَتَيْنِ	45
29:	الْمُسْلِمُ إِذَا كَانَ مُخَالِطًا النَّاسَ	46
30:	لَيْسَ أَحَدٌ ۔ أَوْ لَيْسَ شَیْءٌ	47
31:	مَنْ لَا يَشْكُرُ النَّاسَ لَا يَشْكُرُ اللّٰهَ	47
32:	إِنِّی أُصْرَعُ وَإِنِّی أَتَكَشَّفُ فَادْعُ اللّٰهَ	48
33:	مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الزَّرْعِ	48
34:	اِنَّ اللّٰهَ قَالَ: يَا عِيسَى إِنِّی بَاعِثٌ	49
35:	مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهِ خَيْرًا يُصِبْ مِنْهُ	49
36:	يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَیُّ النَّاسِ أَشَدُّ بَلَاءً	49
37:	إِنَّ أَشْكَرَ النَّاسِ لِلّٰهِ أَشْكَرُهُمْ لِلنَّاسِ	50
38:	مَنْ أَذْهَبْتُ حَبِيبَتَيْهِ فَصَبَرَ وَاحْتَسَبَ	51
39:	اِنَّ اللّٰهَ لَيَرْضَى عَنِ الْعَبْدِ	52
40:	مَنْ أُعْطِیَ عَطَاءً فَوَجَدَ فَلْيَجْزِ بِهِ	53

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

مراجع ومصادر

1: قرآن حکیم.

2: الجامع الصحيح المسند، للإمام محمد بن إسماعيل البخارى، ومعه فتح الباری، المكتبة السلفية، دارالفكر، بيروت.

3: الجامع الصحيح للإمام محمد بن عيسى الترمذى، تحقيق: الشيخ أحمد شاكر، مطبعة مصطفى البابى الجلبى، القاهرة، 1398هـ.

4: السنن لأبى داود سليمان بن الأشعث السجستانى (ت 275هـ)، دار إحياء السنة النبوية، القاهرة.

5: السنن لعبد الله محمد بن يزيد القزوينى، ابن ماجه (ت 273هـ)، تحقيق: محمد فؤاد عبد الباقى، مطبعة الحلبى، القاهرة.

6: المسند للإمام أحمد بن حنبل، المكتب الإسلامى، بيروت، 1398هـ.

7: السنن لأبي عبد الرحمٰن أحمد بن شعيب النسائى (ت 303هـ)، مكتبة المعارف للنشر والتوزيع، الرياض.

8: سلسلة الأحاديث الصحيحة للألبانى، طبعة مكتبة المعارف، الرياض.

9: صحيح الجامع الصغير للألبانى، طبعة المكتب الإسلامى.

10: صحيح مسلم للإمام مسلم بن الحجاج، تحقيق: محمد فؤاد عبدالباقى، دار إحياء التراث، بيروت.

11: مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، للحافظ نور الدين الهيثمى، منشورات دار الكتاب العربى، بيروت، 1402هـ.

12: مشكوٰة المصابيح للتبريزى، تحقيق نزار تميم وهيثم نزار تميم، طبعة شركة دار الأرقم بن أبى الأرقم، بيروت.